مجلس انصار اللہ یوکے کا علمی تعلیمی وتربیتی مجلہ

انصار الدین

نبوت - فتح جلد 9 نمبر 6 نومبر - دسمبر 2012







حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپین پارلیمنٹ سے خطاب فرما رہے ہیں

یورپین پارلیمنٹ کے صدر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کر رہے ہیں

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریمؑ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعودؑ﴾

انصار الدین

جلد 9 نمبر 6 نومبر تا دسمبر 2012ء

فہرست مضامین

= اداریہ	2
= درس القرآن + حدیث النبی ﷺ	3
= امام الکلام (ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)	4
= سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا 2012ء کے اجتماع انصار اللہ برطانیہ سے خطاب	5
= حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد اور انصار اللہ کے تعلیمی امتحانات	12
= حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ	13
= تربیتِ اولاد	16
= پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کی تفسیر نویسی میں تاحیات ناکامی	17
= انصار ڈائجسٹ (کتاب ''جستجوئے جمال'' پر تبصرہ)	20

انصار اللہ کا عہد

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ
وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام اور احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا۔ نیز مَیں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

صدر مجلس انصار اللہ
چودھری وسیم احمد

مدیر اعلیٰ: **ڈاکٹر شمیم احمد**

مدیر: **محمود احمد ملک**

نائبین: **نوید احمد، حبیب الرّحمٰن غوری**

مینیجر: **محمود علی مرزا**

ترسیل: فیاض احمد ملھی (انچارج)
زاھد احمد باجوہ، شھباز احمد، ارشد محمود،
ادریس احمد بٹر، محمد اختر،
میاں اخلاق احمد، رانا ظھور احمد

تمام انصار اپنا جائزہ لیں کہ
کیا آپ حضرت امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کے ارشاد کے تحت جماعت احمدیہ کی ترقیات
اور احمدیوں کی حفاظت کے لئے
روزانہ دو نفل ادا کر رہے ہیں
اور ہفتہ وار نفلی روزہ کا اہتمام کر رہے ہیں؟

"Ansaruddin" 181 London Road, Morden, Surrey SM4 5HF e-mail address: ansaruddinuk@hotmail.com

درس القرآن

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِکُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (الانفال :28)

''اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور (اس کے) رسول سے خیانت نہ کرو ورنہ تم اس کے نتیجہ میں خود اپنی امانتوں سے خیانت کرنے لگو گے جبکہ تم (اس خیانت کو) جانتے ہو گے۔

خیانت ایک ایسی برائی ہے جس کا کرنے والا اللہ تعالیٰ اور بندوں دونوں کے حقوق ادا نہ کرنے والا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مختلف پیرایوں میں، مختلف سیاق وسباق کے ساتھ قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر اس کے بارہ میں فرمایا ہے اور خیانت کرنے والا خائن کہلاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جس پر اعتماد کیا جائے اور وہ اعتماد کو ٹھیس پہنچائے۔

پھر قرآن کریم میں خَآئِنَۃُ الْاَعْیُنِ کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی چیز پر گہری نظر ڈالنا جس کو دیکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ یا جان بوجھ کر ایسی چیز کو دیکھنا جس کو دیکھنے کی اجازت نہ ہو۔ اور یہ آنکھ کی خیانت کہلاتی ہے۔

...... مردوں اور عورتوں دونوں کو غض بصر کا حکم ہے اور چونکہ مردوں کو زیادہ دیکھنے کی عادت ہوتی ہے اس لئے ان کو بہر حال غض بصر سے زیادہ کام لینا چاہئے۔ اور اس میں واضح طور پر منع ہے کہ آزادی سے ایک دوسرے کو دیکھیں۔ کیونکہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے منع ہے کہ جو نامحرم رشتے ہیں ان کو دیکھا جائے۔ اور اگر وہ اس طرح کرتے ہیں تو یہ بات بھی آنکھ کی خیانت کے زمرے میں آتی ہے۔

......اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے تمہیں جو تعلیم دی ہے، جو احکامات دیئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے جو حقوق معین کئے ہیں، ان کی ادائیگی میں اگر خیانت کرو گے تو پھر تم آپس میں بھی اپنی امانتوں کو ادا کرنے کے معاملہ میں خیانت سے کام لو گے۔ لوگوں کی امانتوں کو لوٹانے اور ان کے حقوق ادا کرنے کے بارہ میں بھی خیانت کرنے والے بن جاؤ گے، حقوق ادا نہیں کرو گے۔ اس لئے ہر دو قسم کے حقوق یعنی خدا تعالیٰ کے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے تمہیں صاف ستھرا اور کھرا ہونا ہوگا۔ پھر اس میں یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی تم پر فرض ہے۔ جب تم نے یہ عہد کر لیا کہ مَیں مسلمان ہوتا ہوں، ایمان لاتا ہوں، تمام حکموں پر جو اللہ تعالیٰ نے ادا کرنے کا حکم دیا ہے ان کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہوں تو وہ تو کرنے ہیں اور یاد رکھیں کہ اگر یہ احکامات سچے دل سے بجا نہیں لائیں گے تو معاشرے کے جو حقوق وفرائض ہیں وہ بھی صحیح طرح ادا نہیں ہوں گے۔ اور پھر معاشرے میں ایک دوسرے کا اعتماد بھی حاصل نہیں ہوگا کیونکہ جب تم خیانت کرو گے تو دوسرے بھی خیانت کریں گے اور معاشرے کا امن، چین اور سکون کبھی قائم نہیں ہو سکے گا۔''

(اقتباس از خطبہ جمعہ حضور انور مورخہ 6 فروری 2004ء)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سوموار اور جمعرات کو نفلی روزہ رکھنے کی افضلیت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا بھر کے احباب جماعت کو ہر ہفتہ ایک روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی ہے اور پھر فرمایا کہ سوموار یا جمعرات کو یہ نفلی روزے رکھے جائیں تو بہتر ہے۔

آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ سے ثابت ہے کہ آپ بڑے اہتمام کے ساتھ سوموار اور جمعرات کو نفلی روزے رکھا کرتے تھے اور ان دو دنوں میں خصوصاً نفلی روزے رکھنے پسند فرماتے تھے۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرو کیوں کہ ان دو دنوں میں اعمال اللہ کے حضور لے جائے جاتے ہیں اور اس بندے کو جس نے شرک نہ کیا ہو بخش دیا جاتا ہے سوائے اس کے جس کے دل میں کسی کے لئے یا جس کے دل میں اپنے بھائی کے لئے عداوت ہو تو کہا جاتا ہے کہ اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ توبہ کر لے۔

(مصنف عبد الرزاق کتاب الصیام باب صیام یوم الاثنین)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا ہو اس کی ان دونوں ایام میں مغفرت کی جاتی ہے سوائے ان دو اشخاص کے جنہوں نے آپس میں قطع تعلق کیا ہوا ہوتا ہے اور ان کے بارے میں (دربار ایزدی سے) یہ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو مہلت دو تا کہ یہ آپس میں صلح کر لیں۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلة والآداب)

☆ حضرت اسامہ بن زیدؓ کے غلام کہتے ہیں کہ وہ آپؓ کے ساتھ ایک قصبہ کی طرف گئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے ہیں اس پر اس غلام نے آپؓ سے یہ پوچھا کہ آپ سوموار اور جمعرات کو روزہ کیوں رکھتے ہیں جبکہ اب آپ کافی بوڑھے بھی ہو چکے ہیں؟ تو آپؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے اور جب آپ ﷺ سے اس کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا: (اسلئے کہ) لوگوں کے اعمال سوموار اور جمعرات کو اللہ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں۔ (سنن أبی داؤد کتاب الصوم باب فی صوم الاثنین والخمیس)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلیفہ وقت کی اس تحریک پر بطریق احسن لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اداریہ

مجلس انصاراللہ اور ہمارا عہد

انبیاء کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ بنی نوع انسان کی اصلاح کے لئے کسی نبی کو مبعوث فرماتا ہے تو بظاہر وہ نبی تنہا دکھائی دیتا ہے مگر اسے یقینِ کامل ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی غالب نصرت کے ساتھ کامیاب و کامران ہوگا۔ تنہائی اور بے سروسامانی کی حالت میں انہیں ایسے مددگار عطا کئے جاتے ہیں جو جانثاری کی عظیم داستانیں رقم کر جاتے ہیں۔ آج سے دو ہزار سال قبل خدا تعالیٰ کے ایک مامور و مرسل مسیح موسوی نے اپنی قوم کو یہ کہہ کر بلایا کہ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ یعنی اللہ کے کاموں میں کو میرا مددگار بنے گا تو ایک جماعت نے لبیک کہتے ہوئے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ بلند کیا اور مسلسل تین سو سال اپنے دین کے لئے قربانیاں دیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کی۔ قربانی کا یہ جذبہ خدا تعالیٰ کو ایسا پسند آیا کہ اسے قرآن کریم کے ذریعہ ہمیشہ کے لئے محفوظ فرمالیا اور سردارِ دو عالم اور خاتم الانبیاء ﷺ کے ذریعہ پھر اعلان کیا کُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰہِ یعنی اللہ کے مددگار بن جاؤ۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے ایسے عظیم الشان رنگ میں انصاراللہ ہونے کا حق ادا کیا کہ نصف صدی سے بھی کم عرصہ میں دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا۔........... آج جس دَور سے ہم گزر رہے ہیں اس میں ایک بار پھر مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کا اعلان ہوا ہے۔ سردارِ دو عالم کے غلامِ صادق مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ اعلان کیا تو خدا تعالیٰ نے جانثار انصار کا ایک گروہ عطا فرمایا جنہوں نے دین کی اشاعت کے لئے اپنے وطنوں کو خیر باد کہہ دیا اور اپنی زندگی کا ہر لمحہ صبر و استقامت کے ساتھ دین کی خدمت میں صرف کر دیا اور صحیح معنوں میں انصاراللہ ہونے کا حق ادا کر دیا۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں پہلی دفعہ ایک گروہ کو ''انصاراللہ'' کا نام دیا گیا جب خلافتِ اولیٰ میں پیغامیوں نے مخالفت کی تو صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد نے قبل از خلافت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی اجازت سے 1911ء میں ایک مضمون مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کے عنوان سے شائع کیا اور انصاراللہ کے نام سے ایک تنظیم قائم فرمائی جس کے پہلے رکن سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ بنے۔ خلافتِ ثانیہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی خداداد فراست کے تحت جماعت کو منظم کرنے کے لئے ذیلی تنظیموں کے قیام کی طرف توجہ دی۔ پہلے لجنہ اماءاللہ کا قیام عمل میں آیا اور پھر خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی تنظیمیں قائم ہوئیں۔ آخر میں 26 جولائی 1940ء کے خطبہ میں مجلس انصاراللہ کی بنیاد رکھی اور فرمایا: ''تمہارا نام انصاراللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے مددگار۔ گویا تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ازلی ابدی ہے اس لئے تم کو بھی کوشش کرنی چاہئے کہ ابدیت کے مظہر بن جاؤ۔ تم اپنے انصار ہونے کی علامت یعنی خلافت ہمیشہ ہمیش کے لئے قائم رکھتے چلے جاؤ۔ میں نے سیڑھیاں بنا دی ہیں آگے کام کرنا تمہارا کام ہے۔ پہلی سیڑھی اطفال الاحمدیہ ہے، دوسری سیڑھی خدام الاحمدیہ ہے، تیسری سیڑھی انصاراللہ ہے اور چوتھی سیڑھی خدا تعالیٰ ہے۔ تم اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرو اور دوسری طرف خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو تو پھر تمہارے لئے عرش سے نیچے کوئی جگہ نہیں''۔

انصاراللہ کے کے قیام کے اغراض و مقاصد کو انصاراللہ کے عہد میں بہت خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے تاکہ اسے ہمیشہ یاد رکھا جائے اور دہرایا جائے۔ اس میں اوّل مقصد یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہم اسلام اور احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت یعنی تبلیغ کے لئے آخر دم تک کوشش کرتے رہیں گے۔ سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: ''ہماری جماعت کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ ہم نے تمام دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ تمام دنیا کو اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکانا ہے۔ تمام دنیا کو اسلام اور احمدیت میں داخل کرنا ہے۔ تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کو قائم کرنا ہے۔ مگر یہ عظیم الشان کام اُس وقت تک سرانجام نہیں دیا جاسکتا جب تک ہماری جماعت کے تمام افراد خواہ بچے ہوں یا جوان ہوں یا بوڑھے ہوں اپنی تنظیم کو مکمل نہیں کر لیتے اور اس کے لائحہ عمل کے مطابق دن اور رات عمل نہیں کرتے جو ان کے لئے تجویز کیا گیا ہے''۔ (سبیل الرشاد صفحہ 105، جلد اوّل)

انصاراللہ کے عہد کی دوسری اہم شق یہ ہے کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے۔ تیسری اہم شق یہ کہ ہم آخر تک اپنی اولاد کی تربیت اس رنگ میں کریں گے کہ وہ ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہیں گے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: ''انصاراللہ کے معنی یہ ہوں گے کہ جب تک آپ زندہ رہیں گے اس عہد پر قائم رہیں گے اور اگر آپ مر گئے تو آپ کی اولاد اس عہد کو قائم رکھے گی۔ یہی وجہ ہے کہ اس عہد میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ ہماری نسلوں کو اس بات کی توفیق دے دے تو پھر کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں یہ توفیق مل جائے کہ ہم عیسائیوں سے بھی لمبا عرصہ تک خلافت کو قائم رکھ سکیں۔ خلافت کو زیادہ عرصہ تک قائم رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ تنظیم سلسلہ ایسی مضبوط رہے کہ تبلیغ احمدیت اور تبلیغ اسلام دنیا کے گوشہ گوشہ میں ہوتی رہے جو بغیر خلافت کے نہیں ہوسکتی''۔ (ایضاً صفحہ 154)

ہم خوش نصیب ہیں کہ انصاراللہ میں شامل ہیں مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنا جائزہ لیتے رہیں کہ کیا ہم اس عہد کو پورا کر رہے ہیں یا صرف ظاہری طور پر شامل ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا: ''محض ظاہری شمولیت کافی نہیں جب تک وہ عملی رنگ میں بھی کام نہ کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اپنے عملی نمونہ سے ثابت کر دیں گے کہ دنیا میں خدا تعالیٰ کی واحد جماعت آپ ہی ہیں اور یہ ثبوت اسی طرح دیا جاسکتا ہے کہ آپ لوگ اپنے اوقات کی قربانیاں کریں، اپنے مالوں کی قربانیاں کریں، اپنی جانوں کی قربانیاں کریں اور خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت اور احمدیت کی ترویج کے لئے دن رات کوشش کرتے رہیں۔ اگر ہم یہ نہیں کرتے اور محض اپنا نام لکھا دینا کافی سمجھتے ہیں تو ہم اپنے عمل سے خدا تعالیٰ کی محبت کا کوئی ثبوت نہیں دیتے۔ پس ان مجالس میں شامل ہونا کافی نہیں بلکہ اپنے اعمال ان مجالس کے اغراض و مقاصد کے مطابق ڈھالنے چاہئیں''۔ (ایضاً صفحہ 32)

مجلس انصار اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر

7 / اکتوبر 2012ء بروز اتوار طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ احمدیت میں شامل ہوتے ہیں۔ اور اب تو لاکھوں کی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدوں کا نتیجہ ہے کہ آپ کی جماعت نے ترقی کرنی ہے، بڑھنا ہے۔ پس ہر احمدی جو چاہے کئی نسلوں سے احمدی ہے یا نیا شامل ہونے والا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کا ایک نشان ہے۔

جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والوں کے قبول احمدیت اور اس کے نتیجہ میں ان کے اندر پیدا ہونے والی پاک تبدیلیوں کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ - اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ -

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ - اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ - صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ -

اس وقت میرے سامنے آپ جو انصار بیٹھے ہیں، آپ میں سے بہت سوں کے باپ دادا نے احمدیت قبول کی ہوگی اور کئی نسلوں سے آپ میں احمدیت چلی آ رہی ہے۔ بہت سے ایسے بھی ہوں گے جن کو تیس چالیس سال پہلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اُن کی نسلیں بھی پیدائشی احمدی ہیں۔ اسی طرح مسلسل یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ احمدیت میں شامل ہوتے ہیں۔ اور اب تو لاکھوں کی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدوں کا نتیجہ ہے کہ آپ کی جماعت نے ترقی کرنی ہے، بڑھنا ہے۔ پس ہر احمدی جو چاہے کئی نسلوں سے احمدی ہے یا نیا شامل ہونے والا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کا ایک نشان ہے۔ لیکن اب جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ واقعات کثرت سے ہوتے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں جماعت میں لوگ شامل ہوتے ہیں اور پھر شامل ہونے والے اپنے واقعات بھی بیان کرتے ہیں کہ کس طرح اُن کو شامل ہونے کی تحریک پیدا ہوئی، کیا وجہ ہوئی اُن کے احمدیت قبول کرنے کی۔ اس کے بعد اُن میں کیا تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔ اور جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں جلسہ کی دوسرے دن کی تقریر میں جماعت کی ترقی کا یہ ذکر ہوتا ہے اور اُن میں مختلف لوگوں کے واقعات بھی میں بیان کرتا ہوں۔ اب ان کی تعداد اتنی زیادہ ہو گئی ہے، اس کثرت سے مختلف لوگوں کے یہ واقعات آتے ہیں کہ ایک تقریر میں ان کا احاطہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔

جب مَیں یہ واقعات پڑھتا ہوں تو بعض اوقات دل کی عجیب کیفیت ہو جاتی ہے کہ کیسے کیسے لوگ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل فرما رہا ہے اور اُن میں کس طرح تبدیلیاں پیدا فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھ کر دل حمد سے بھر جاتا ہے۔ نئے شامل ہونے والوں کے ایمان اور ایقان کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کتنی جلدی ان لوگوں نے کتنی ترقی کی ہے اور بڑی تیزی سے مزید ترقی کی منازل طے کرتے چلے جا رہے ہیں۔

بہرحال مَیں نے سوچا کہ آج اُس کیفیت میں آپ لوگوں کو بھی شامل کرنا چاہئے جو ان کے واقعات دیکھ کر ہوتی ہے۔ جس کے لئے یہی طریق ہو سکتا ہے، جیسا کہ میں نے کہا کہ آپ کو آج شامل کروں اور مختلف اوقات میں، مختلف مجالس میں ان کا ذکر کیا جاتا رہے جو ہر ایک کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنتے ہیں۔

✡......انڈیا سے سروترا جماعت جو گجرات میں ہے، اُس کے صدر اصغر بھائی صاحب لکھتے ہیں کہ جب سے وہ بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے ہیں، مخالفین ہر طرح سے اُن کو تنگ کرتے رہتے ہیں۔ جہاں اُن کی بیٹی کی شادی ہوئی تھی اُن لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ یہ احمدی ہو گئے ہیں تو ان پر زور ڈالا کہ احمدیت چھوڑ دو۔ بیٹی کے سسرال والوں نے شہر کے بڑے بڑے علماء کو اکٹھا کیا۔ (انڈیا میں بھی بہت زیادہ مخالفت شروع ہو چکی ہے) اور رات میٹنگ بٹھا کر کہا کہ یا تو احمدیت چھوڑ دو یا لڑکی کو اپنے ساتھ واپس لے جاؤ۔ موصوف نے مخالفین کا مقابلہ کیا اور بڑی دلیری سے کہا کہ بیشک میری بیٹی واپس بھیج دو لیکن میں احمدیت نہیں

کلام الامام علیہ السلام

یہ سلسلۂ بیعت تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جولوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں۔ پس جولوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ مَیں ان کا غمخوار ہوں گا۔ اوران کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا۔ اورخدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں اُن کے لئے برکت دے گا۔ بشرطیکہ وہ ربانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل وجان تیار ہونگے۔ یہ ربانی حکم ہے جو آج میں نے پہنچادیا ہے۔'' (اشتہار۔ یکم دسمبر 1888ء)

''اگر کوئی عمداً اِن شرائط کی خلاف ورزی کرے جو اشتہار 12 جنوری 1889ء میں مندرج ہیں اور اپنی بے باکانہ حرکات سے باز نہ آوے تو وہ اس سلسلہ سے خارج شمار کیا جاوے گا۔ یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اوران کا اتفاق اسلام کے لئے برکت وعظمت ونتائج خیر کا موجب ہو۔ اور وہ ببرکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک ومقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔ اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں۔ اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ ونااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اوراس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے۔ اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں۔ اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں۔ بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں، یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ اورتمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ اُن کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔

خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اوراس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور وبروز کا وسیلہ ٹھہراوے۔ اوراس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں۔ اوران کی آلودگیوں کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں اوران کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اوران کے لئے وہ روح القدس طلب کروں جو ربوبیت تامہ اور عبودیت خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور رُوح خبیث کی تسخیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفس امارّہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے۔ سومَیں بتوفیقہٖ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا۔ اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اِس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا۔ بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کرونگا۔ اوران کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح اُن کے تمام وجود میں دوڑ جائے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے کہ جو داخل سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اوران کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشین گوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے، اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزار ہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خوداس کی آبپاشی کرے گا اوراس کو نشو ونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔ اور وہ اُس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے۔ اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا۔ اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔ فَالْحَمْدُ لَهٗ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا. اَسْلَمْنَا لَهٗ. هُوَ مَوْلٰنَا فِی الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ. نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل۔ صفحہ 196-198)

ان کے جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے ان کے قبیلے کے باقی لوگوں کے احمدیت قبول کرنے کا امکان ہے۔ ایک تو یہ بہت بڑا بریک تھرو (Break Through) ہوا ہے، لیکن انشاء اللہ وہاں کے یہ مقامی باشندے جو ماؤری کہلاتے ہیں جب کثیر تعداد میں احمدی ہوں گے تو اُس علاقے میں انشاء اللہ ایک بہت بڑا بریک تھرو ہوگا۔ اس قبیلے کے بعض ایلڈرز نے جماعتی وفد کے دورے کے موقع پر ہمارے ساتھ نماز بھی پڑھی۔ کیونکہ اُن کے ایک بزرگ نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ پیس پرافٹ (Peace Prophet) کے لوگ اُن کے ماؤری کا وزٹ کرنے آئیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی اُن کو تیاری کروائی ہوئی ہے۔

✿......عرفان احمد صاحب مبلغ ٹوگو لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں میں تبلیغی پروگرام کے دوران ہمیں ایک بزرگ ملے جنہوں نے 1958ء میں غانا میں احمدیت قبول کی تھی۔ اس کے بعد اُن کا رابطہ بالکل ختم ہوگیا تھا لیکن دل سے احمدی تھے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو انہوں نے اپنے تمام حالات بتائے۔ پروگرام کے بعد اس علاقے کے مولویوں نے اکٹھے ہوکر اُن کو بلایا اور دھمکی دی کہ وہ ہرگز یہاں احمدیت نہیں آنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں ہمیشہ سے احمدی ہوں اور یہاں کا رہنے والا ہوں۔ آج کے بعد یہاں احمدیت کی ترقی کے لئے کام کروں گا۔ اُس کے بعد سے بڑے ایکٹو (Active) ہوگئے۔

✿......ٹوگو ریجن ہاہو (Haho) کے ایک گاؤں کپیوے (Kpeve) میں تبلیغ کی گئی۔ یہ گاؤں مشرکوں کا ہے۔ تبلیغ کے نتیجے میں 64 افراد نے احمدیت قبول کی۔ حسبِ معمول مخالفین نے وہاں جا کر ان کو جماعت سے بدظن کرنے کے لئے غلط باتیں کرنی شروع کردیں اور اُن سے کہا کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ ان کو قبول کرکے تم دوزخ میں چلے جاؤ گے۔ سامان کی گاڑیاں بھر کر گاؤں میں آئے اور لالچ دی کہ جماعت کو چھوڑ دو تو یہ سب سامان دے دیں گے۔ ایک خوبصورت مسجد بنا کر دیں گے۔ گاؤں والوں نے باوجود غریب ہونے کے سب کچھ ٹھکرا دیا اور کہا کہ ہم زمین پر نماز پڑھ لیں گے۔ ہمیں ایمان کی جو روشنی احمدیت نے دی ہے اُس کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔ اس کے بعد مخالفین نے امام کو لالچ دیا کہ اگر تم ہماری طرف آجاؤ تو ہم تم کو 35000 فرانک ماہانہ دیں گے۔ اُس نے جواب دیا کہ مجھے میرے کھیت سے جو ملتا ہے وہی کافی ہے۔ مجھے آپ کے پیسوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آخر مخالفین تمام تر کوششوں کے بعد نا کام لوٹ گئے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں پوری جماعت قائم ہے اور نظام کے ساتھ قائم ہے۔ لوگ پوری طرح اُس میں شامل ہیں۔

✿......بینن کے مبلغ عارف محمود صاحب لکھتے ہیں کہ توکپوئے (Tokpoe) میں جماعت کا قیام آج سے چار سال قبل ہوا۔ یہاں جماعت کی ایک مسجد بھی ہے جو کہ چند سال قبل تعمیر کی گئی تھی۔ اس سال رمضان المبارک میں اس گاؤں کے احمدی اور نو مبائع افراد کی تعلیم و تربیت اور دیگر جماعتی پروگرام کے لئے امیر صاحب کی اجازت سے مدرسہ احمدیہ پوبے سے پاس ہونے والے طلباء میں سے ایک طالبعلم آگبُوزو سلیمان (Agbozo Souleman) کو بھجوایا جو کیم رمضان سے لے کر عید تک یہاں رہا۔ اس طالبعلم نے مجھے بتایا کہ مورخہ تیس رمضان کو شام پانچ بجے ایک گاڑی ہماری مسجد کے پاس آکر رکی اور اُس میں سے ایک عربی شخص اترا اور اُس نے اس طالبعلم سے پوچھا کہ اس مسجد کا امام کون ہے؟ سلیمان نے جواب دیا کہ مَیں ہی مسجد کا امام ہوں۔ اس طرح باتیں کرتے کرتے وہ سلیمان کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا اور اندر سے مسجد کو دیکھا اور سلیمان سے کہا کہ وہ سعودی عرب سے ہے اور مکّہ مکرمہ کے قریب ہی اُس کا شہر ہے۔ وہ یہاں کام کے سلسلے میں آیا ہوا ہے اور اس نے چودہ ہزار فرانک سیفا نکال کر سلیمان کو دیئے اور کہا کہ کل عید ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آپ ان پیسوں سے کچھ خرید کر غریبوں میں تقسیم کردیں۔ اس پر سلیمان نے اُس سے کہا کہ جماعتی سطح پر ہم نے انتظام کیا ہوا ہے اور ہم احمدیہ جماعت سے ہیں۔ ہم ہر بات اور کام کی تفصیل اپنے ریجن کے مشن ہاؤس کو دیتے ہیں اور وہ امیر کے ذریعے سے خلیفۃ المسیح کو رپورٹ بھجواتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ وہ جو عرب تھا اس آدمی نے شاید غور سے اُن کی بات نہیں سنی اور اپنی بات کرتا گیا کہ کس طرح اسلام کی خدمت کی جاسکتی ہے اور وہ کر بھی رہا ہے۔ (خود بتاتا رہا کہ میں کس طرح اسلام کی خدمت کرتا ہوں) کہتے ہیں اسی اثناء میں جو اُس کا ڈرائیور تھا اُس نے پوچھا کہ امیر کون ہے اور یہ خلیفہ کیا ہے؟ اُس کی بات سن کر وہ آدمی بھی تھوڑا سا چونکا اور پوچھا کہ مسجد کن کی ہے؟ سلیمان نے بتایا کہ احمدی مسلمانوں کی ہے۔ اُس نے پھر استفسار سے پوچھا کہ مسجد کن کی ہے؟ سلیمان نے کہا کہ بتایا تو ہے کہ یہ مسجد احمدی مسلمانوں کی ہے۔ جس پر وہ آدمی غصہ سے بولا کہ احمدی مسلمانوں کی نہیں، احمدی کافروں کی کہو، کیونکہ یہ لوگ کافر ہیں۔ پاکستان میں ان کو گورنمنٹ نے کافر قرار دیا ہوا ہے۔ (یعنی یہ فتوے اب سعودی عرب میں بھی پاکستان سے آتے ہیں)۔ سعودی عرب میں ہم نے بھی ان کے حج پر پابندی لگا رکھی ہے۔ یہ دہشتگرد ہیں اور اسلام سے باہر ہیں۔ اس پر سلیمان نے کہا کہ مسلمان یا کافر ہونے کا تو خدا ہی جانتا ہے کہ یہ کون ہے۔ اتنی دیر میں اس گاؤں کے کچھ اور افراد بھی آگئے۔ اُن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سلیمان نے مزید کہا کہ یہ سب لوگ بت پرست تھے۔ ان کو جماعت احمدیہ نے تبلیغ کی اور ان کو قرآن کی تعلیم دی جارہی ہے۔ اُنہیں نماز پڑھنے کا طریق سکھایا گیا ہے۔ یہ سب احمدی جماعت نے کیا ہے؟ کیا کوئی کافر ایسا کرسکتا ہے؟ اور یہ لو اپنے چودہ ہزار فرانک سیفا اور جس اسلام کی تم خدمت کرنا چاہتے ہو، وہ اس گاؤں میں نہیں ہے۔ اس پر وہ آدمی بولا کہ اگر تم مسجد پر ''محمدیہ مسجد'' لکھ دو تو مَیں آپ کو اور بھی پیسے دینے کو تیار ہوں۔ سلیمان نے کہا کہ جو خزانہ تعلیمات کی صورت میں ہم کو جماعت احمدیہ سے ملا ہے، وہ ہمارے لئے کافی ہے۔ (اوّل تو یہ لکھنے میں کوئی حرج نہیں تھا لیکن بہرحال اُس کی جو نیت تھی وہ اَور تھی، اس لئے انہوں نے انکار کردیا)۔ پھر وہ آدمی سلیمان کو دوسرے لوگوں سے ذرا فاصلے پر لے گیا۔ نوجوان سمجھ کے اُس نے سوچا کہ اس کو لالچ دو اور کہا کہ اگر تم احمدیت چھوڑ دو تو مَیں آپ کی ہر طرح کی مدد اور خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ بلکہ آپ کا ماہانہ الاؤنس بھی مقرر کردوں گا اور اس کے علاوہ بھی آپ کو وہ کچھ مل جائے گا جس کا تم نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا۔ اس پر سلیمان نے کہا کہ مَیں جماعت کے لئے یہاں وقفِ عارضی پر آیا ہوں اور جو تعلیم اور ایمان کی دولت مجھے احمدیت سے ملی ہے، وہ کافی ہے۔ اور اس طرح وہ شرمندہ ہو کے واپس چلا گیا۔

✿......سید کریم صاحب انچارج علاقہ کھمم آندھرا (انڈیا) لکھتے ہیں کہ

چھوڑ سکتا۔ وہیں رات کو بیٹھ کر طلاق لکھی گئی اور لڑکی کو طلاق دے کر صبح اپنے ماں باپ کے ساتھ بھیج دیا گیا۔ یعنی ایک رات بھی یہ شادی نہیں چلی۔ یہ اپنی بیٹی کو لے آئے لیکن اپنے ایمان پر کسی قسم کی آنچ نہیں آنے دی اور ثابت قدم رہے۔

یہ اُن لوگوں کے لئے بھی سبق ہے جو بعض پرانے احمدی ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر، رشتوں پر کوشش ہوتی ہے کہ ہماری بات مان لی جائے اور لڑکیوں کے معاملے میں خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑا واضح طور پر فرمایا ہے کہ اپنی لڑکیاں غیر احمدی کو نہیں دینیں۔

✿ ...... پھر اعجاز احمد صاحب مبلغ سلسلہ بورکینا فاسو لکھتے ہیں کہ شہر دُڈُگو کے ایک نومبائع پارے ادریس صاحب ہیں جو کہ مستری کا کام کرتے ہیں۔ انہوں نے دو شادیاں کی ہوئی ہیں۔ انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی ہمارے لوکل مشنری زَڈ رِے اسماعیل سے کر دی۔ احمدیت میں داخل ہونے سے پہلے وہ وہابی تھے۔ انہوں نے اپنی مسجد میں جا کر اعلان کیا کہ انہوں نے اپنی بیٹی کا رشتہ جماعت احمدیہ کے مشنری سے کر دیا ہے اور ان کی بیٹی کا نکاح بھی احمدیہ مسجد میں ہی ہوگا۔ اس لئے وہ سب کو دعوت دینے کے لئے آئے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہا کہ وہ امام مہدی جس کا انتظار ہے آ چکے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ جب مولویوں نے اُن کی یہ بات سنی تو انہوں نے کہا کہ تُو نے اپنی بیٹی کا رشتہ کافر سے کر دیا ہے۔ اس لئے توبہ کرو اور اپنی بیٹی کا رشتہ وہاں نہ کرو۔ ایک زمانہ تھا جب مسلمانوں کو وہاں افریقہ میں کوئی پوچھا نہیں کرتا تھا، لیکن اب کئی سالوں سے، کچھ عرصے سے مختلف عرب ممالک، مسلم ممالک اپنے لوگوں کو بھیجتے ہیں جن کا صرف اس بات پر زور ہوتا ہے کہ احمدی کافر ہیں، جماعت میں شامل نہ ہوں اور اکثر جگہ کافی مہم چل رہی ہے۔ لیکن بہرحال اس سے لوگوں کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔ تو کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا اس لئے توبہ کرو اور اپنی بیٹی کا رشتہ وہاں نہ کرو۔ اس پر ادریس صاحب وہاں سے چلے آئے اور کچھ عرصے بعد جب اُن کی بیٹی کی شادی ہو گئی تو اُن کی دوسری بیوی کے والدین نے اپنی بیٹی کو گھر بلا لیا۔ بیٹی کو انہوں نے کچھ نہیں بتایا کہ کس سلسلہ میں انہوں نے اس کو گھر بلایا ہے۔ کیونکہ لڑکی کے والدین اور مولوی صاحبان آپس میں بات کر چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ادریس صاحب کو بلایا اور کہا کہ ہماری تین شرائط ہیں۔ تم سب کے سامنے یہ اقرار کرو کہ نعوذ باللہ امام مہدی علیہ السلام جھوٹے ہیں۔ نمبر دو اعلان کرو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور وہ دوبارہ آئیں گے۔ نمبر تین یہ کہ تم نے اپنی بیٹی جو احمدیہ مشنری کو دی ہے، اُس کو واپس بلاؤ۔ یہ تین شرطیں پوری کرو گے تو تمہیں تمہاری بیوی واپس دے دیں گے۔ اس پر ادریس صاحب نے سبحان اللہ کہا اور واضح طور پر بتا دیا کہ وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتے اور کہا کہ وہ حق کو تسلیم کر چکے ہیں اور اس کے لئے جتنی بھی قربانیاں دینی پڑیں وہ تیار ہیں۔ اس کے بعد ادریس صاحب نے بیوی کے والدین سے بات کرنا چاہی مگر انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ جو ہمارے مولویوں کا فیصلہ ہے وہی ہمارا فیصلہ ہے۔ اس پر وہ اپنی بیوی کو چھوڑ کر گھر چلے آئے لیکن احمدیت پر قائم رہے۔

✿ ...... مفیض الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ بوسنیا لکھتے ہیں کہ ایک دوست سماجو مفتی صاحب (Samajo Muftich) کو جب جماعت کا پیغام پہنچا تو موصوف جماعتی سینٹر میں آئے اور جماعتی تعلیم کے بارے میں استفسار کرتے رہے۔ دورانِ گفتگو اُن کی نظر (وہاں میری تصویر لگی ہوئی تھی) اُس پر پڑتی تھی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ جب اُن کو تعارف کروایا گیا تو کہنے لگے کہ ان سے ملاقات ہو سکتی ہے؟ اُن دنوں میں چونکہ جلسہ جرمنی کی آمد تھی۔ موصوف جلسہ جرمنی میں تشریف لائے، وہاں جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ کے سب مقررین کی بھی اور میری بھی تقریریں سنیں۔ وہاں مجھے ملے بھی، دیکھتے رہے اور بڑے جذباتی ہوتے رہے۔ اور یہ بھی کہتے رہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ مَیں کیوں رو رہا ہوں اور اس جلسہ پر بیعت کر کے پھر جماعت میں داخل ہو گئے۔ چودہ سال سے نماز اور اسلامی شعار سے بالکل دُور تھے حالانکہ پہلے مسلمان تھے۔ لیکن الحمد للہ اب احمدیت میں داخل ہونے کے بعد ان تمام شعار کے پابند ہیں اور پابندی کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ انقلاب ہے جو احمدیت لاتی ہے اور ہر احمدی کو یہ اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے اور تبھی ہم، جو انصار اللہ کی عمر کے ہیں، انصار اللہ بھی کہلا سکتے ہیں کہ اگر اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کریں اور اخلاص و وفا کے اعلیٰ نمونے دکھانے والے ہوں۔

> اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھ کر دل حمد سے بھر جاتا ہے۔ نئے شامل ہونے والوں کے ایمان اور ایقان کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ ان لوگوں نے کتنی جلدی کتنی ترقی کی ہے اور بڑی تیزی سے مزید ترقی کی منازل طے کرتے چلے جا رہے ہیں۔

✿ ...... پھر اسی طرح لکھتے ہیں کہ ایک اور دوست حسن صاحب کو احمدیت کا پیغام ملا تو دو تین مرتبہ احمدیت کے بارے میں گفتگو کے بعد موصوف نے بیعت کر لی۔ اُن کا کہنا ہے کہ اس وقت اسلامی معاشرے میں ایک مثبت تبدیلی کی ضرورت ہے جو صرف احمدیت میں نظر آتی ہے۔ موصوف چونکہ کتب کی فروخت کا کاروبار کرتے ہیں اس لئے انہوں نے اپنے بک سٹال پر جماعتی کتب بھی رکھی ہوئی ہیں اور خود بھی تبلیغی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

✿ ...... صدر صاحب نیوزی لینڈ لکھتے ہیں کہ نومبر 2011ء میں جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کو یہاں کے مقامی ماؤری (Maori) باشندوں میں سے پہلی بیعت حاصل ہوئی۔ اس دوست میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام احمدیت قبول کرنے کے بعد ایک بڑی نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ یہ دوست بیعت سے قبل بدقسمتی سے اپنے مخصوص ماحول کی وجہ سے پُرتشدد طبیعت کے مالک تھے۔ چنانچہ اسی وجہ سے گھریلو تشدد کے باعث اُن کا معاملہ پولیس کے پاس چلا گیا اور ان کے ماضی کی وجہ سے قوی امکان یہی تھا کہ اُنہیں جیل ہو جائے گی۔ اُن کی اہلیہ جو کہ جماعت میں کافی دلچسپی لیتی ہیں، اُنہوں نے کہا کہ اگر احمدیت سچی ہے تو پھر تمہیں سزا سے بچ جانا چاہئے۔ اس ضمن میں انہوں نے مجھے بھی دعا کے لئے لکھا۔ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اُنہیں جیل سے محفوظ رکھا۔ ان کی اہلیہ نے ابھی تک بیعت نہیں کی تاہم

پھر لائبیریا کے مبلغ ناصر صاحب لکھتے ہیں کہ چھ ماہ قبل ہم نے ایک ایسے گاؤں میں تبلیغ کا پروگرام بنایا جو ایک مشکل جگہ پر واقع ہے اور کوئی گاڑی وہاں پر پہنچ نہیں سکتی۔ تقریباً پانچ چھ کلومیٹر پیدل چلنا پڑا۔ راستے میں ایک دریا پڑتا ہے جس کو عبور کرنے کے لئے چند لکڑیاں آپس میں باندھ کر مقامی ساخت کا ایک پل بنایا گیا۔ نئے آدمی کے لئے اس پر سے گزرنا بھی کافی مشکل کام ہے۔ دریا عبور کر کے جب ہم اس گاؤں میں پہنچے تو سب سے پہلے امام سے ملے اور اس کو درخواست کی کہ ہم آپ لوگوں سے ملنا چاہتے ہیں اور احمدیت کا پیغام سنانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اُس نے سارے لوگوں کو جمع کیا۔ خاکسار نے ایک لمبی تقریر کے بعد اُن کو احمدیت میں شمولیت کی دعوت دی۔ انہوں نے سوال کیا کہ ہم پہلے بھی مسلمان کہلاتے ہیں اور احمدی بھی مسلمان ہیں تو شمولیت سے کیا فرق پڑے گا۔ کہتے ہیں مَیں نے اُن کو اُن کی سمجھ کے مطابق بتایا۔ وہ اتنے پڑھے لکھے لوگ تو نہیں تھے لیکن وہاں افریقہ میں فٹ بال کا بڑا شوق ہے۔ تو انہوں نے ان کو اسی کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ اگر آپ فٹ بال کے کھلاڑی ہیں اور آپ کو کوئی اچھا فٹ بال کلب شمولیت کی دعوت دے تو آپ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ مَیں تو پہلے ہی فٹ بال کا کھلاڑی ہوں۔ مَیں کیوں آپ کے کلب میں شامل ہوں۔ آپ اکیلے کھلاڑی کچھ نہیں کر سکتے، کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے جب تک کسی اچھی ٹیم میں شمولیت اختیار نہ کریں۔ اس وقت احمدیت اسلامی میدان میں بہترین ٹیم ہے اور زمانے کا امام اس کو لے کر چل رہا ہے۔ اس مثال سے وہ بہت محظوظ ہوئے اور سب نے امام سمیت جماعت میں شمولیت کا اعلان کیا۔ کہتے ہیں خاکسار نے اس وجہ سے کہ نئے احمدی ہیں اگر چندہ کا کہا تو ان میں کہیں دُوری نہ پیدا ہو جائے یا یہ نہ کہیں کہ صرف پیسے کے لئے آیا ہے تو مَیں نے چندہ کا وہاں ذکر نہیں کیا۔ کہتے ہیں کہ کچھ دنوں کے بعد وہ امام صاحب سارے گاؤں کا چندہ لے کر خود مربی صاحب کے پاس شہر میں آ گئے کہ جب وہ احمدی نہ تھے اُس وقت بھی شہر کی دوسری مسجد میں جا کر چندہ دیتے تھے۔ اور اب جبکہ ہم نے احمدیت قبول کر لی ہے تو چندہ ہم یہاں ادا کیا کریں گے۔ تب سے وہ ہر ماہ بغیر توجہ دلائے باقاعدہ چندہ لاتے ہیں اور واپس جا کر ان کو رسیدیں بانٹتے ہیں۔ اب یہ اگست کا چندہ لے کر آئے ہیں اور انہوں نے کہا کہ آپ موسم برسات میں بالکل وہاں آنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ راستے میں بہت پانی ہے اور مَیں چندہ دینے کے لئے اپنے کپڑے اتار کر پانی سے گزر کر آیا ہوں۔ تو یہ لوگ اتنی محنت اور تردّد کرتے ہیں۔

پھر محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ نائیجیریا لکھتے ہیں کہ ہم ایک نئی جماعت گوئی (Goye) میں ایم ٹی اے کے لئے ڈش لگانے گئے۔ جب ہم ڈش لگا چکے تو اُس وقت ایم ٹی اے پر جلسہ سالانہ کینیڈا کی کارروائی جاری تھی اور مجھے لکھتے ہیں کہ آپ وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس گاؤں میں ٹی وی کے اوپر یہ پہلا پروگرام تھا جو آ رہا تھا، جس میں میری موجودگی میں وہاں کینیڈا کا جلسہ ہو رہا ہے۔ نومبائعین نے ایم ٹی اے پر اُسے دیکھا۔ جب سارے گاؤں کے نومبائع ایم ٹی اے دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے تو اس گاؤں کے چیف الحاجی موسیٰ ابوبکر نے میری طرف اشارہ کیا کہ یہ شخص، یہ چہرہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اور اللہ کے فضل سے اُس نے کہا کہ ہمیں خوشی ہو رہی ہے کہ ہم نے سچے امام کو مانا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکتیں ہیں جن کا اللہ تعالیٰ اظہار کرواتا ہے۔

اکبر احمد صاحب امیر جماعت نائیجر لکھتے ہیں کہ نائیجر کے برنی کونی شہر سے گیارہ کلومیٹر کے فاصلے پر راڈاڈاؤا (Radadaoua) ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ اس گاؤں کے باسیوں نے علاقے میں سب سے پہلے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ وہابی مولوی اس گاؤں پہنچے اور احباب جماعت سے کہا کہ احمدی تو مسلمان ہی نہیں ہیں۔ ان کا تو قرآن بھی اَور ہے۔ یہ مولوی ایک گروپ کی شکل میں وہاں پہنچے۔ بڑے بڑے جُبّہ پہنے ہوئے تھے۔ عربی بول کر اور قرآنی آیات پڑھ پڑھ کر سادہ لوح احباب کو بہکانے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہ سادہ لوح احباب جن کو بیعت کئے سات آٹھ سال ہو گئے ہیں۔ جماعتی پروگراموں میں باقاعدہ شامل ہوتے ہیں۔ چندہ دیتے ہیں۔ اُن کے بچے وغیرہ نماز سیکھ چکے ہیں۔ وہ ان مولویوں کی باتیں سن کر پریشان ہوئے کہ وہ کیا کریں۔ بہر حال دل میں خیال پیدا ہوا کہ پھر سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔ کہتے ہیں اسی گاؤں کے رہنے والے ایک دوست عثمان صاحب نے بتایا کہ یہ سب سن کر اُن کو بہت دکھ ہوا۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے رات دعا کی کہ اے اللہ! تو خود میری رہنمائی فرما۔ اگر جماعت احمدیہ جھوٹی ہے تو خود مجھے اس سے بچا اور اگر جماعت سچی ہے تو کل مجھے پیسے ملیں۔ (یہ عجیب شرط لگائی انہوں نے)۔ تو کہتے ہیں کہ عثمان صاحب کہتے ہیں کہ اگلے دن صبح میں اپنے دو دوستوں کے ساتھ گھر سے کام کے لئے نکلا۔ سڑک پر جا رہا تھا کہ سڑک کے کنارے ایک کالا پلاسٹک کا لفافہ پڑا ہوا ملا جسے اُٹھا کر مَیں نے دیکھا تو وہ پیسوں سے بھرا ہوا تھا۔ اُس میں دس دس ہزار فرانک کے کئی نوٹ تھے۔ کہتے ہیں کہ میرے ہاتھ میں حسبِ معمول ریڈیو بھی تھا۔ (ریڈیو وہاں کے لوگوں کا رواج ہے۔ ہاتھ میں رکھتے ہیں) خاص طور پر گاؤں کے لوگ خبریں یا مختلف پروگرام بڑی دلچسپی سے سنتے ہیں۔ کہتے ہیں عین اُس وقت ریڈیو پر اعلان ہو رہا تھا کہ کسی کا پیسوں سے بھرا لفافہ کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی کو ملے (یہ نشانیاں بتائیں) تو وہ ریڈیو اسٹیشن آ کر دے دے۔ عثمان صاحب کہتے ہیں کہ میرے دوست میرے پیچھے پڑ گئے کہ اس کو کھولو اور پیسے تقسیم کرتے ہیں۔ تو مَیں نے اُن سے کہا کہ نہیں، ہرگز نہیں۔ یہ میرے ربّ العزت کا جواب ہے کہ جماعت احمدیہ سچی ہے۔ کیونکہ رات مَیں نے دعا کی تھی اور خدا نے میری دعا قبول کر کے میرے ایمان کو احمدیت پر مضبوط کیا۔ یہ رقم امانت ہے اسے مَیں واپس لوٹاؤں گا۔ (پیسے تو ملے لیکن یہ دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دیئے کہ اب ایمان داری کا بھی آگے امتحان شروع ہوتا ہے)۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنا سائیکل پکڑا اور کونی شہر آ کر یہ رقم ریڈیو کے ڈائریکٹر کو لوٹا دی۔ ڈائریکٹر نے عثمان صاحب سے کہا کہ آپ تھوڑی دیر کے لئے رُکیں۔ وہ بندہ جس کے پیسے ہیں وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ لوگ آئے جن کی رقم تھی۔ انہوں نے رقم گنی جو ایک ملین فرانک سے زائد تھی۔ اور وہ پوری تھی۔ اس کے بعد انہوں نے کچھ رقم عثمان صاحب کو بطور انعام کے دینا چاہی جسے عثمان صاحب نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میرا انعام اللہ تعالیٰ نے مجھے دے دیا ہے۔ مجھے ان پیسوں کی ضرورت نہیں۔ اور خدا کے فضل سے اس واقعہ کے بعد اس گاؤں کے جو احباب جماعت ہیں، ان کے ایمانوں میں مزید اضافہ ہوا ہے۔

مخالفین جب اپنی کوششوں میں ناکام رہے تو انہوں نے آخر میں ایک پلان بنایا کہ دیہاتی لوگ غریب ہوتے ہیں ان کو کچھ پیسے دیئے جائیں تو وہ احمدیت چھوڑ کر ہماری طرف مائل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس جائیداد میں سے جو گورنمنٹ کی طرف سے وقف بورڈ کے تحت مسلمانوں کے لئے رکھی جاتی ہے کچھ زمین صدر صاحب جماعت احمدیہ کھمم اور ان کے بھائی شیخ کریم صاحب کو دینے کی کوشش کی اور ساتھ ہی ان کو ضلع میں ایک بڑا عہدہ دینے کی بھی پیشکش کی۔ اس زمین کی قیمت پچاس لاکھ روپے تھی۔ (انڈیا کی بات ہے۔) اس پر صدر صاحب نے اُن مخالفین احمدیت کو جواب دیا کہ ایمان کو دولت سے خریدنا چاہتے ہو؟ کتنے آدمیوں کو خریدو گے؟ آپ کی اس پچاس لاکھ کی جائیداد سے مَیں اللہ کے عذاب سے کس طرح بچ سکتا ہوں جو مجھے امام وقت کے انکار کی وجہ سے ملے گا۔ اس طرح مخالفین کے ساتھ صدر صاحب کی پانچ گھنٹوں تک بحث ہوتی رہی اور آخر میں اُن سے کہا کہ آپ لوگ سمجھتے ہوں گے کہ دیہاتی لوگ غریب ہوتے ہیں۔ اس لئے لالچ وغیرہ دے کر اُن سے سب کچھ کروایا جا سکتا ہے۔ آپ غلطی پر ہیں۔ سچائی کے ساتھ مقابلہ مت کرو اور یہاں سے چلے جاؤ اور آئندہ ہمارے پاس کبھی نہ آنا۔ یہ کہہ کر اُن کو وہاں سے بھگا دیا۔

✿......اٹلی میں ایک نومبائع نصر العامری صاحب بیان کرتے ہیں کہ سب سے بڑی چیز جو مجھے احمدیت میں آکر ملی ہے وہ شجاعت ہے، بہادری ہے۔ مَیں سر اُٹھا کر مولویوں کے پاس جاتا ہوں اور اُنہیں کہتا ہوں کہ ان باتوں کا جواب دیں لیکن کوئی میرے سوالوں کا جواب نہیں دے سکتا۔ کئی مولوی میرے گھر میں بھی آئے اور بعض عرب ممالک سے یہاں دورے پر آئے تو اُنہیں بھی مجھے احمدیت سے تائب کرنے کے لئے میرے گھر لایا جاتا رہا لیکن صرف وفاتِ مسیح کے مسئلہ میں ہی وہ لاجواب ہو گئے۔ موصوف نہایت گداز طبیعت کے مالک ہیں۔ بڑی نرم طبیعت ہے اور بہت مخلص ہیں۔ بات بات پر آبدیدہ ہو جاتے ہیں۔ قبل ازیں تبلیغی جماعت سے منسلک تھے اور احمدیت قبول کرنے کے بعد ان میں نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ اپنے گھر کی دیواروں پر بیعت کی قبولیت کے جو خطوط میری طرف سے گئے ہوئے تھے وہ بھی انہوں نے فریم کر کے لگائے ہوئے ہیں۔

اب بعض باتیں بظاہر بڑی چھوٹی لگتی ہیں لیکن جب ایسے لوگوں کو دیکھو جو بالکل دیہات میں ہیں، جن کا ایمان سے کوئی تعلق نہیں۔ جن میں نیا نیا ایمان داخل ہوا ہے وہ جب اپنی ہر بات کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر منتج کرتے ہیں تو بہر حال یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ ایک انقلاب ہے جو اُن کی طبیعتوں میں پیدا ہوا۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ٹیچی مان غانا کا ہے۔ یہاں ایک جگہ ہے اوفوری کروم (Oforikrom) یہاں ایک مخلص احمدی سعید عیسیٰ رہتے ہیں۔ ایک دن وہ اپنے زرعی فارم پر کام کرنے گئے۔ کام کرنے کے دوران نماز کا وقت ہو گیا تو کام چھوڑ کر نماز پڑھنے چلے گئے۔ نماز سے واپس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ درخت کی ایک بڑی شاخ اُس جگہ پر گری پڑی ہے جہاں وہ نماز سے پہلے کام کر رہے تھے اور اچانک گری تھی۔ اگر نماز پڑھنے نہ جاتے تو وہ درخت کی شاخ اُن کی موت کا بھی باعث بن سکتی تھی۔ اس بات نے اُن کے ایمان میں اضافہ کیا کہ دیکھو نماز کی وجہ سے میری جان بچ گئی۔

اسی طرح بعض نامساعد حالات میں الٰہی حفاظت کے واقعات ہیں۔

بینن کے جگّو ریجن کے اجتماع کا انعقاد جپنگو (Japango) جماعت میں کیا گیا جو ایک نومبائع جماعت ہے۔ دورانِ اجتماع جوگو شہر سے کچھ مولوی اپنے کارندوں کے ساتھ ڈنڈے اور لاٹھیاں لے کر مسجد میں آ گئے کہ ہم احمدیوں کو مار بھگائیں گے، اُن کا اجتماع نہیں ہونے دیں گے۔ یہ بالکل نئے احمدی جوشِ ایمان سے لبریز تھے۔ بالکل نئے احمدی تھے لیکن بہرحال اُن میں ایمان تھا۔ کہتے ہیں مخالفین کو دیکھ کر اپنے لوکل مشنری سے کہنے لگے کہ آپ مسجد کے اندر چلے جائیں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کس طرح حملہ کرتے ہیں۔ چنانچہ وفد کی صورت میں مخالفین کو سمجھانے لگے۔ پہرہ دینے لگے جب کہ مخالفین اُن کی بات سننے کو تیار نہ تھے۔ آخر لوکل مشنری صاحب ہی آگے بڑھے کہ بتاؤ کہ کس آواز اور پیغام کو تم روکنا چاہتے ہو۔ افریقنوں میں کم از کم یہ عقل اور شعور ہے جو آپ کو آجکل کے پاکستانی مُلّاں میں نظر نہیں آئے گا۔ کہتے ہیں کہ تم ہمیں کس بات سے روک رہے ہو۔ اس وقت کا جو امام ہے وہ پیغام دیتا ہے کہ توحید الٰہی پر قائم ہو جاؤ اور اکٹھے ہو کر اسلام کا جھنڈا اور آقاو مطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور جھنڈا بلند کرو۔ کیا تم اس آواز کو روک دینا چاہتے ہو جو قرآن کریم کی تصدیق کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شاہد ہے اور عین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آیا ہے۔ معلم صاحب کی گفتگو کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا اثر ہوا۔ اور ایک ایک کر کے اُن میں سے لوگ جانے شروع ہو گئے اور مولوی صرف اکیلے ہی رہ گئے۔

یہ چند واقعات جہاں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق ہونے پر یقین کامل پیدا کرتے ہیں، وہاں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تسبیح، تحمید اور استغفار کی طرف بھی زیادہ سے زیادہ توجہ پھیرنے والے ہونے چاہئیں۔

امیر صاحب ٹوگو بیان کرتے ہیں کہ متیجہ احمد صاحب (Motidja Ahmad) نومبائع ہیں۔ یہ آماتو (Amato) کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے (جماعت احمدیہ آماتو کے) جلسہ نومبائع کے دوران گواہی دی کہ وہ بیس سال سے مسلمان ہیں اور اب تک اُنہیں نہ تو صحیح نماز پڑھنی آتی ہے اور نہ ہی اسلام کے بارے میں کچھ معلوم تھا۔ کیونکہ مولوی کو صرف پیسے سے پیار ہوتا ہے۔ تعلیم دینے اور شادی بیاہ عقیقہ وغیرہ کے موقع پر پیسے کا لالچ ہوتا ہے حتیٰ کہ جنازہ پڑھانے کی بھی فیس ہے۔ اس کے بغیر مولوی جنازہ نہیں پڑھاتے۔ لیکن خدا کے فضل سے دو سال پہلے جب سے احمدی ہوا ہوں احمدی معلم اور مبلغین نے جس رنگ سے تربیت کی ہے، اُس کی وجہ سے اب مجھے اسلام کے بارے میں بہت سی معلومات ملی ہیں اور اب میں ایک داعی الی اللہ کے طور پر کام کرتا ہوں۔ خدا کے فضل سے پنجوقتہ نمازی ہونے کے ساتھ ساتھ تہجد بھی ادا کرتا ہوں۔ اور جو بیس (20) سال مَیں نے احمدیت کے بغیر گزارے اُس پر خدا کے حضور معافی مانگتا ہوں۔

آثَرْتُ الْجَمَالَ عَلَى الْجَمَال

اَنْتَ رُوْحِیْ وَرَاحَتِیْ تَعَالَ حَبِیْبِیْ

یہ اس پیارے شخص کے لمبے قصیدے سے چند جملے مجھے یاد رہ گئے ہیں۔ مجھے خیال گزرا کہ شاید وہ بزرگ حضرت علیؓ ہیں۔ پھر خیال آیا کہ جو پگڑی اس بزرگ نے پہنی ہوئی تھی وہ غیر معروف تھی اور پگڑی کے اوپر والا طرّہ غیر معروف تھا۔ یعنی اس کی گردن دائیں طرف کو جھکی ہوئی تھی اور اُن کے الفاظ بہت خوبصورت اور اس طرح محبت سے معمور تھے کہ میں کبھی اُن کو بھلا نہیں سکتا۔ بہرحال اس خواب کے قریباً ایک ہفتے کے بعد میں ایک دن ٹی وی پر مختلف چینل تلاش کر رہا تھا کہ اچانک آٹو میٹک سرچ پر لگا کر نئے چینل کی تلاش کی تو اچانک مجھے ٹی وی سے آواز آئی کہ

لَقَدْ اُرْسِلْتُ مِنْ رَّبٍّ کَرِیْمٍ

رَحِیْمٍ عِنْدَ طُوْفَانِ الضَّلَالِ

(یعنی میں رب کریم و رحیم کی طرف سے ضلالت کے اس طوفان کے زمانے میں بھیجا گیا ہوں)۔ اس پر مجھے بڑا جھٹکا لگا اور مَیں جلدی سے ٹی وی کی طرف لپکا اور ایک چینل پر ایک شخص کی تصویر دیکھی جس کے نیچے لکھا تھا اَلْاِمَامُ الْمَھْدِیْ وَالْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْد اور مندرجہ بالا الفاظ پڑھے جا رہے تھے۔ یہ دیکھ کر مَیں اپنے جذبات پر کنٹرول کھو بیٹھا اور اونچی آواز سے رونے لگا۔ خدا کی قسم! میں ہفتہ بھر روتا رہا اور جب بھی وہ تصویر ٹی وی پر آتی یا وہ اشعار سنتا تو اپنے گزشتہ گناہوں کی وجہ سے سر پیٹنے لگتا۔ اب دن رات میرا شغل ایم ٹی اے کا دیکھنا ہو گیا جیسے کسی کو فائنل میچ کا انتظار ہوتا ہے۔ اور رونے کے آثار میرے منہ پر واضح ہوتے۔ حتیٰ کہ بعض لوگ مجھ سے پوچھنے لگتے کہ کیا تم رو کر آئے ہو؟ انہوں نے مجھے لکھا کہ کئی دفعہ خواب میں مَیں نے آپ کو بھی دیکھا۔ تو بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر اُس کو نظر آئی۔

تو یہ چند واقعات جو مَیں نے آپ کے سامنے پیش کئے ہیں۔ یہ جہاں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق ہونے پر یقین کامل پیدا کرتے ہیں، وہاں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تسبیح تحمید اور استغفار کی طرف بھی زیادہ سے زیادہ توجہ پھیرنے والے ہونے چاہئیں۔ یہ سن کر صرف الحمدللہ اور ماشاء اللہ پڑھنا کافی نہیں ہوگا۔ یا صرف عارضی طور پر محظوظ ہونا ہی کافی نہیں ہوگا۔ جہاں ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اُس کی تسبیح کرتے ہوئے، اُس کی حمد کرتے ہوئے اور استغفار کرتے ہوئے جذب کرنے والے ہوں اور ایمان میں ترقی کرنے والے ہوں، وہاں ان نئے آنے والوں کے لئے نمونہ قائم کرنے والے بھی بنیں۔ جیسا کہ واقعات سے ظاہر ہے بیشک بہت سے ایسے ہیں جن کی رہنمائی اللہ تعالیٰ نے فرمائی اور اُن کے ایمانوں کو مضبوطی بخشی لیکن لاکھوں آنے والوں میں سے بہت سے ایسے بھی ہیں جو علمی دلیلوں اور زمانے کے حالات دیکھ کر ایک مصلح کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے احمدی ہوئے ہیں یا احمدیت میں شامل ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہمارے نمونے بھی دیکھنے ہیں جو پہلے احمدی ہیں۔

پس آپ جو انصار اللہ کہلاتے ہیں حقیقی رنگ میں اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے انصار اللہ بنیں اور بننے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اُس کی حمد کرتے ہوئے مزید شکر گزار بنیں۔ استغفار کرتے ہوئے اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں اور نئے آنے والوں کے لئے اور اسی طرح اپنے لئے بھی مضبوطی ایمان اور ہر قسم کے شر ور سے بچنے کی دعا کریں۔

اور یہاں مَیں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ انصار کی عمر کو پہنچ کر عاقبت کی زیادہ فکر ہونی چاہئے لیکن افسوس ہے کہ بعض ایسے بھی ہیں جو بجائے اس فکر کے معاشرے میں بے سکونی کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ اُن کے گھروں میں بھی بے سکونیاں ہیں اور گھروں سے باہر معاشرے میں بھی جھگڑوں کی وجہ سے بے سکونیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ پس اس طرف بھی ایسے لوگوں کو توجہ دینی چاہئے۔ جب بچے جوان ہو جائیں یا جوانی کی عمر میں قدم رکھ رہے ہوں تو اُن کے لئے ہمیں، انصار کی عمر کو پہنچے ہوئے لوگوں کو تو نمونہ بننا چاہئے۔ اُن کے لئے بھی استغفار کرنی چاہئے تا کہ مسیح موعودؑ کی قبولیت کا انعام جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے گھروں میں آیا ہے اُس کا فیض اگلی نسلوں میں بھی جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کریں۔

ہر بدکار اپنی بدی کی وجہ سے مجرم ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جو شخص بدی کو بدی جان کر کرتا ہے وہ ضرور قابل مؤاخذہ ہے......

ایک دفعہ ڈاکو اور چوروں سے میں نے پوچھا کہ تم ڈاکہ اور چوری کو گناہ خیال کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہرگز نہیں۔ مجھے چونکہ ان کے انتظامات کا علم تھا کہ ڈاکو کس طرح اکٹھے ہوتے ہیں اور چور کس طرح نقب زنی کرتے ہیں کہاں کہاں پہرہ ان کا ہوتا ہے۔ پھر ایک اندر جاتا ہے۔ ایک سامان کو پکڑنے والا ہوتا ہے۔ ایک ڈاک چوروں کی بندھی ہوئی ہوتی ہے کہ مال کو جھٹ دوسری جگہ پہنچا دیں پھر جس زرگر سے ان کی سازش ہوتی ہے وہ سونا چاندی گلانے کا سامان تیار رکھتا ہے کہ دیر نہ ہو۔ میں نے ان سے پوچھا کہ جب تم آپس میں مال ایک دوسرے کے حوالے کرتے ہو تو اگر اس میں سے دوسرا کچھ نکال لیوے یا اگر کہیں دباتے ہو تو دوسرا چوری سے کھود کر لے لے۔ اور تم کو اطلاع نہ دے یا زرگر اپنے مقررہ حصہ سے کچھ زیادہ رکھ لے تو پھر کیا کرتے ہو؟ اس پر طیش میں آ کر انہوں نے جواب دیا کہ ہم ایسے بے ایمان کو مار ڈالیں گے۔ میں نے کہا کہ خیانت اور چوری تو تمہارے نزدیک گناہ نہیں پھر اس کو سزا کیوں دیتے ہو؟ کہنے لگے کہ نہیں جی ایسے بے ایمان کو ہم کبھی شامل ہی نہیں کیا کرتے۔ پھر میں نے ان کو کہا کہ جب تمہارا مال کوئی بے ایمانی سے لے تو تم اسے گناہ کہتے ہو۔ بتلاؤ جو تم دوسروں کا مال لیتے ہو اور وہ نا معلوم کن کن مشکلوں سے انہوں نے کمایا ہوا ہوتا ہے یہ کون سی ایمانداری ہے۔

غرضیکہ ان نظائر سے پتہ لگتا ہے کہ ہر بدکار اپنی بدی کے ارتکاب میں ضرور ملزم ہے"۔ (حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 78-79)

محمد احمد راشد صاحب مبلغ جرمنی لکھتے ہیں کہ ایک جرمن سائمن گلہر (Simon Geelhaar) نامی نوجوان نے بیعت کی۔ یہ اس سے قبل بھی مسلمان تھے۔ ان کی جب خاکسار سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگے کہ مَیں نے جب اسلام قبول کیا تو میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ سارے مسلمان ملت واحدہ ہیں لیکن بعد میں مجھے علم ہوا کہ یہاں تو بہت سارے فرقے ہیں۔ اب مجھے کیسے پتہ چلے کہ کون حق پر ہے؟ کہتے ہیں کہ اس پر مَیں نے عرض کیا کہ اگر آپ صدقِ دل سے دعا کریں تو اللہ تعالیٰ ضرور آپ کی رہنمائی کرے گا۔ انہوں نے دو تین دن ہی دعا کی تھی کہ ان کو دو مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ وہ کہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام اُن کو نہیں آتا تھا۔ اس زیارت کے دوران یہ نام بآسانی زبان پر آنا شروع ہو گیا۔ نیز اس زیارت کے نتیجے میں اُن کے دل میں ایک نور پیدا ہوا اور اُن کو ایک طمانیت ملی کہ احمدیت ہی سچا اسلام ہے۔ یہ دوست گزشتہ عید کے روز خاکسار کے پاس آئے اور نماز عید ادا کی۔ اپنی خواب میں دو مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ کر بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اور اللہ کے فضل سے بیعت کی۔

فضل مجوکہ صاحب پرتگال سے لکھتے ہیں کہ پرتگال میں مقیم مراکش کے ایک دوست اَزِین رضوان صاحب نے خاکسار سے رابطہ کیا اور کہا کہ وہ مشن میں آنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اُنہیں مشن کا ایڈریس دیا گیا اور وہ مشن تشریف لائے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ایک سال سے ایم ٹی اے العربیہ دیکھ رہے ہیں اور وہ سو فیصد مطمئن ہیں اور بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اُنہیں بیعت فارم دیا گیا جس کو انہوں نے پڑھا اور پُر کر دیا۔ اَزِین رضوان صاحب نے احمدیت کی طرف راغب ہونے کے متعلق دو خواب بتائے۔ کہتے ہیں، انہوں نے بتایا کہ ایک سال قبل جب ایم ٹی اے العربیہ پر اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر کا پروگرام دیکھ رہا تھا اور پروگرام کے آخر میں پڑھے جانے والے اقتباس کے متعلق بتایا گیا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے تو تب اُنہیں پتہ چلا کہ امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے جستجو کی اور باقاعدگی سے دلچسپی سے یہ پروگرام دیکھنے لگ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک رات خواب میں دیکھا کہ دشمن مسلمانوں کے بہت قریب پہنچ گیا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے فرما رہے ہیں کہ اِنْهَضُوْا لِلْجِهَادِ، اِنْهَضُوْا لِلْجِهَادِ کہ جہاد کے لئے اُٹھ کھڑے ہو، جہاد کے لئے اُٹھ کھڑے ہو۔ کہتے ہیں کہ جب مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتا ہوں تو مَیں خواب میں فوراً اُٹھ کھڑا ہوتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ مَیں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کروں گا۔ اس کے بعد مَیں بیدار ہو گیا اور میرا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اس کی تعبیر ڈالی کہ مَیں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کر کے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کر سکتا ہوں۔ دوسرے خواب کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر بادل کے دو بڑے ٹکڑے ہیں۔ اُن میں سے ایک ٹکڑا سفید رنگ کا ہے اور دوسرا سیاہ رنگ کا۔ سیاہ رنگ کے بادل کے بڑے ٹکڑے کے پیچھے سیاہ رنگ کا ایک چھوٹا ٹکڑا بھی ہے، سفید بادل کا ٹکڑا اور سیاہ بادل کا بڑا ٹکڑا ایک دوسرے کے مدّ مقابل ہیں۔ پھر سفید رنگ کا بادل، سیارہ رنگ کے بادل سے ٹکراتا ہے اور سیاہ رنگ کا بادل ریزہ ریزہ ہو کر غائب ہو جاتا ہے۔ پھر سفید بادل بڑے ٹکڑے کو شکست دینے کے بعد سیاہ بادل کے چھوٹے ٹکڑے کی طرف بڑھتا ہے تو سفید بادل جس میں لوگ سوار ہیں، آواز آتی ہے کہ اس سے نہیں ٹکرانا، یہ رضوان ہے اور یہ ہم میں شامل ہو جائے گا۔ اَزِین رضوان صاحب نے بتایا کہ خواب کے بعد میرے دل میں شدید تڑپ پیدا ہو گئی کہ میں جلد از جلد حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو جاؤں۔

علا حسین صاحب عراق کے رہنے والے ہیں۔ یہ لکھتے ہیں کہ جب سے مَیں نے بیعت کی ہے، مجھے ہر طرح کے امن و سلامتی اور سکون کا احساس ہو رہا ہے اور خدا تعالیٰ پر ایمان و ایقان میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اور یہ احساس ہوتا ہے کہ نہ صرف خدا تعالیٰ نے میرے گناہ بخش دیئے ہیں بلکہ اپنی محبت اور قرب میں بڑھایا ہے اور اب مَیں خدا تعالیٰ کی معیت میں ہوں اور میرے تمام اعضاء میں خدا تعالیٰ کی طرف سے برکت محسوس ہوتی ہے اور دین اسلام کی صداقت خوب کُھل گئی ہے۔ پھر یہ مجھے لکھ رہے ہیں کہ آج سے دو سال قبل مَیں نے رمضان کے آخری عشرے کے دوران خواب میں آسمان اور زمین کے درمیان پگڑی والے ایک شخص کو دیکھا تھا جس کی پگڑی کے اوپر سفید رنگ کے پَر کے مشابہ کوئی چیز ہے۔ اس شخص کا بڑا رعب ہے اور وہ فی البدیہہ طور پر اونچی آواز میں شعر یا نظم پڑھ رہا ہے جو میں سن رہا ہوں اور اپنے آپ میں ایسی گرمجوشی، تسلی اور امن محسوس کرتا ہوں جس کا بیان ناممکن ہے۔ میں اپنے دل سے اس کے اشعار سن رہا ہوں، نہ ظاہری کانوں سے۔ اس شخص کے الفاظ اور عبارتیں کان میں ایسی پڑ رہی تھیں جیسے ٹھنڈا پاکیزہ پانی ہوتا ہے اور جو کلام میں اس بزرگ امام سے سنتا ہوں اس جیسا کلام میں نے پہلے کبھی نہیں سنا ہو گا۔ ایسے لگتا ہے جیسے میں اُسے پیتا جا رہا ہوں۔ درحقیقت میرا دل سن اور دیکھ رہا ہوتا ہے اور سیراب ہوتا ہے حتی کہ میری آنکھیں آنسوؤں سے امڈ آتی ہیں اور وہ الفاظ میرے نفس، روح، عقل اور دل پر گہرا اثر کرتے ہیں اور میرے جسم کے ہر ذرے میں رچ بس جاتے ہیں۔ جب مَیں بیدار ہوتا ہوں تو اُنہیں یاد کر کے لکھنا چاہتا ہوں، جو یہ الفاظ تھے:

آپ جو انصار اللہ کہلاتے ہیں حقیقی رنگ میں اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے انصار اللہ بنیں اور بننے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اُس کی حمد کرتے ہوئے مزید شکر گزار بنیں۔ استغفار کرتے ہوئے اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں اور نئے آنے والوں کے لئے اسی طرح اپنے لئے بھی مضبوطی ایمان اور ہر قسم کے شرور سے بچنے کی دعا کریں۔

عشرہ مبشرہ

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

(داؤد احمد عابد مربی سلسلہ)

خوش نصیبی اور سعادت کا معراج اس دنیا میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات میں ظاہر ہوا، حقیقت میں اگر کوئی ذات ایسی تھی جو پتھر کو بھی پارس کرنا جانتی تھی تو وہ آپ ہی تھے صلی اللہ علیہ وسلم، اسی لئے آپ کے عاشق صادق جو درحقیقت آپ کے حقیقی عارف بھی تھے آپ کے بارہ میں کہتے ہیں

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً　　　فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ

یعنی آپ نے اس قوم کو جس کی طرف آپ مبعوث کئے گئے تھے گوبر کی طرح ذلت میں پایا، مگر انہیں خالص سونے کی ڈلی بنا ڈالا۔ تو وہ سعادت جو ہمارے سید و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے اسے آپ نے اس سخاوت اور دریا دلی سے بانٹا کہ آپ کے ساتھ شامل ہونے والا ہر وجود دنیاوی آلائشوں سے پاک ہوتا ہوا آسمان روحانی کا ایک درخشندہ ستارہ بن گیا۔ لیکن ان میں سے چند باسعادت لوگ ایسے بھی تھے کہ سعادتمندی کو خود ان پر ناز ہے، وہ پیارے لوگ جنہوں نے اپنے آقا کی محبت میں اپنے ہر آرام، ہر ضرورت، ہر آسائش، ہر خواہش کو پس پشت ڈال دیا، وہ اپنے آقا کے ہاتھوں میں وہ بانسری ہو گئے کہ اس میں سے وہی لے سنائی دیتی تھی جو ان کے آقا کی خواہش تھی، فنا کے مقام کی وہ انتہاء جو بقا سے ترقی کرتی لقاء پر منتج ہوتی ہے اس سے وہ بہرہ ور ہوئے اور اسی دنیا میں جنت کی نوید ان کا مقدر ہوئی، یہ سعادت درحقیقت وہ سعادت ہے جو نصیبوں سے ملتی ہے اور نصیب والوں کو ملتی ہے۔ اپنے آقا کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لئے ان لوگوں نے ہر قربانی دی، خدا کی راہ میں بدترین تکلیفیں اٹھانا جن کا معمول ہوا، اپنوں کا بیگانہ ہو جانا اور یوں قطع تعلق کرنا کہ زندگی کی تمام راہیں مسدود نظر آئیں، یہی نہیں بلکہ اس راہ میں حقیقت میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دینا اور پھر اپنے محبوب وطن سے بے یار و مددگار اور لٹے پٹے نکالے جانا ان عظیم لوگوں کے کارہائے نمایاں میں سے چند ہیں جنہوں نے اسلام کے حصن حصین کی تعمیر میں بنیاد کا کام کیا۔

گزشتہ چند اقساط سے سعادت کے اعلیٰ ترین منصب اور اس مقام پر فائز ہونے والے وہ دس صحابہ جو عشرہ مبشرہ کے نام سے موسوم ہوئے ان کی حسین یادوں کا تذکرہ جاری ہے تو اسی ضمن میں آج ہم حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کریں گے۔ تاکہ بِاَیِّهِمِ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ کے ارشاد نبوی سے مستفیض ہوتے ہوئے وہ صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول اور نجات کا مدار ہیں۔ نیز اس امر سے یہ بات بھی اظہر من الشمس ہوگی کہ اسلام کی تبلیغ و ترویج اور دلوں میں راسخ کرنے کے لئے جس خام مال کی ضرورت تھی وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار صحابہ تھے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت میں آنے پر اس تبدیلی کے قائدین بنے جس کے سحر نے ایک عالم کو صدیوں تک اپنا گرویدہ کئے رکھا ہے، اور اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور بابرکت بعثت سے اس دور کا نئے سرے سے آغاز ہوا ہے، جو بفضلہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کے زیر سایہ تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔

حضرت طلحہ بن عبیداللہ کی کنیت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحۃ الخیر اور طلحۃ الفیاض بھی رکھی یعنی بہت فیض رساں، اسی طرح آنحضور ﷺ نے آپ کو طلحۃ الجود کا لقب بھی عطا فرمایا، گویا سخاوت آپ کی ذات کا ایک جزو لاینفک تھا۔ آپ بھی ان خوش نصیب صحابہ میں سے ہیں جن کو جنت کی بشارت سرور دو عالم ﷺ کی زبانی ان کی زندگی میں ملی۔

ایمان لانا

ایمان لانے کے اعتبار سے آپ ابتدائی دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شامل ہیں۔ انہیں بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ صعبہ بنت الحضرمی تھیں جو خود بھی صحابیہ تھیں انہوں نے بھی ہجرت کی توفیق پائی۔

حضرت طلحہ کے ایمان لانے کا واقعہ کچھ یوں بیان ہوا ہے کہ آپ سفر تجارت پر تھے جب آپ بُصریٰ پہنچے وہاں کے راہب نے لوگوں سے کہا کہ اس قافلہ کے لوگوں سے پوچھو کہ کیا ان میں سے کوئی اہل حرم میں سے بھی ہے؟ حضرت طلحہ کہتے ہیں میں نے بتایا کہ میں ہوں۔ تو ان راہب نے پوچھا کہ کیا احمد ظاہر ہو گئے ہیں؟ میں نے پوچھا: کون احمد؟ انہوں جواب دیا عبداللہ بن عبدالمطلب کے بیٹے! کیونکہ یہ وہی مہینہ ہے جس میں انہوں نے مبعوث ہونا ہے، اور وہ آخری نبی ہونگے۔ حرم سے آپ کی بعثت ہوگی اور کھجوروں والی زمین کی طرف آپ کی ہجرت ہوگی۔ خبردار انہیں کھونہ دینا۔

حضرت طلحہ کہتے ہیں کہ میرے دل میں ان راہب کی یہ باتیں گڑ گئیں، میں جلدی سے مکہ واپس پہنچا، اور لوگوں سے پوچھا کہ کوئی نئی بات ہوئی؟ انہوں نے بتایا کہ محمد بن عبداللہ جو امین کے نام سے موسوم ہیں انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ابن ابی قحافہ نے آپ کو قبول کر لیا ہے۔ حضرت طلحہ کہتے ہیں کہ میں وہاں سے حضرت ابوبکر کے پاس پہنچا اور پوچھا کہ کیا آپ نے ان کی پیروی اختیار کر لی؟ انہوں نے فرمایا ہاں! تم بھی جاؤ اور آپ کی پیروی اختیار کر لو کیونکہ آپ حق کی طرف بلاتے ہیں۔ اس پر حضرت طلحہ نے حضرت ابوبکر کو وہ سب بتایا جو راہب نے کہا تھا۔ پھر آپ دونوں آنحضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، اور حضرت طلحہ نے آپؐ کو تمام ماجرا سنایا۔ آنحضور ﷺ یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔

حلیہ اور خصائل

حضرت طلحہؓ بہت بالوں والے، میانہ قد، سرخی مائل سفید رنگ چوڑے سینے اور خوبرو شخصیت کے مالک تھے، آپ کے بال نہ تو بہت گھنگریالے تھے نہ بہت سیدھے، چلنے میں سبک رو تھے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک ضروری تجویز
اور مجلس انصاراللہ کے تحت جاری تعلیمی امتحانات کی اہمیت

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''ہمارا مطلب یہ ہے کہ وہ آیات قرآنی واحادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے کلام میں تدبیر کریں۔ قرآنی معارف وحقائق سے آگاہ ہوں۔ اگر کوئی مخالف ان پر اعتراض کرے تو وہ اسے کافی جواب دے سکیں۔ ایک دفعہ جو امتحان لینے کی تجویز کی گئی تھی۔ بہت ضروری تھی اس کا ضرور بندوبست ہونا چاہیے''۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 212-211)

حضورؑ یہ بھی فرماتے ہیں: ''دسمبر کے آخر میں جو احباب کے واسطے امتحان تجویز ہوا ہے۔ اس کو لوگ معمولی بات خیال نہ کریں۔ اور کوئی اسے معمولی عذر سے نہ ٹال دے۔ یہ ایک بڑی عظیم الشان بات ہے۔ اور چاہیے کہ لوگ اس کے واسطے خاص طور پر اس کی تیاری میں لگ جاویں''۔
(ذکر حبیب صفحہ 288 مؤلفہ حضرت مفتی صاحبؓ)

مانچسٹر ساؤتھ (پرچہ نمبر 2)

1۔ عبدالمالک صاحب۔ 2۔ مرزا محمد اشرف صاحب۔ 3۔ لئیق احمد چوہدری صاحب۔ 4۔ جواد سلیمان صاحب۔ 5۔ میاں ناصر احمد صاحب۔ 6۔ اعجاز احمد ظفر صاحب۔ 7۔ اعجاز احمد صاحب سندھی۔ 8۔ عبدالمجید صاحب۔ 9۔ مقصود احمد صاحب۔ 10۔ ظہیرالدین صاحب۔ 11۔ تنویر رشید صاحب۔ 12۔ حافظ مبارک احمد صاحب۔ 13۔ انوارالحق صاحب۔ 14۔ محمد ادریس مرزا صاحب۔ 15۔ ڈاکٹر محمد احمد صاحب۔

مانچسٹر ساؤتھ (پرچہ نمبر 3)

1۔ لئیق احمد چوہدری صاحب۔ 2۔ خالد حیات صاحب۔ 3۔ عبدالرؤف یوسف صاحب۔ 4۔ مشتاق احمد صاحب۔ 5۔ اعجاز احمد ظفر صاحب۔ 6۔ طاہر احمد زاہد صاحب۔ 7۔ مستنصر ناصر صاحب۔ 8۔ لیاقت علی صاحب۔ 9۔ ندیم خواجہ صاحب۔ 10۔ عبدالمالک صاحب۔ 11۔ حافظ مبارک احمد صاحب۔ 12۔ رانا سلیم احمد صاحب۔ 13۔ ڈاکٹر محمد تنویر احمد عارف صاحب۔ 14۔ انوارالحق چوہدری صاحب۔ 15۔ ساجد احمد ارائیں صاحب۔ 16۔ ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب۔

ہڈرزفیلڈ ساؤتھ

1۔ مکرم منیر احمد گھمن صاحب۔ 2۔ عبدالشکور صاحب۔ 3۔ مبشر احمد شاہد صاحب۔ 4۔ عبدالسمیع صاحب۔ 5۔ محمد منشاء صاحب۔ 6۔ رانا افتخار ایاز صاحب۔

مجلس بالم

1۔ نصیر احمد عابد صاحب۔ 2۔ ناصر احمد کاہلوں صاحب۔ 3۔ اعجاز احمد وڑائچ صاحب۔ 4۔ رشید احمد صاحب۔ 5۔ حبیب الرحمٰن غوری صاحب۔ 6۔ ماجد خواجہ صاحب۔ 7۔ محمد وقیع الزمان صاحب۔ 8۔ مشہود اسلم صاحب۔ 9۔ نصراللہ چوہدری صاحب۔ 10۔ عباس احمد صاحب۔ 11۔ عبدالقدیر صاحب۔ 12۔ عطاء القادر طاہر صاحب۔ 13۔ مقصود احمد بٹ صاحب۔ 14۔ عبدالحمید باجوہ صاحب۔ 15۔ عبدالعظیم خان صاحب۔

مجلس پٹنی

1۔ امتیاز احمد صاحب۔ 2۔ مبشر احمد ندیم صاحب۔ 3۔ محمد عبدالرشید صاحب۔ 4۔ مقبول احمد صاحب۔ 5۔ چوہدری عارف احمد صاحب۔ 6۔ مبارک احمد شاہد صاحب۔ 7۔ مسعود احمد خانصاحب۔ 8۔ سعادت احمد صاحب۔ 9۔ عبدالرشید شاکر صاحب۔ 10۔ رشید احمد صاحب۔ 11۔ سراج الدین صاحب۔ 12۔ طاہر احمد تنویر خان صاحب۔ 13۔ سعید احمد سہگل صاحب۔ 14۔ لطیف احمد صاحب۔ 15۔ عزیز احمد طاہر صاحب۔ 16۔ سردار محمود احمد فرید ڈوگر صاحب۔

مجلس مارڈن ساؤتھ

1۔ محمد اسحاق ناصر صاحب۔ 2۔ تنویر احمد تبسم صاحب۔ 3۔ عبدالسمیع عمر صاحب۔ 4۔ رشید احمد سجاد صاحب۔ 5۔ طیب احمد صاحب۔ 6۔ مکرم عبدالحمید صاحب۔

مجلس مسجد ویسٹ

1۔ مبشر احمد گوندل صاحب۔ 2۔ عزیز الرحمٰن صاحب۔ 3۔ طاہر مقصود صاحب۔ 4۔ فاروق احمد صاحب۔ 5۔ مبشر احمد خانصاحب۔ 6۔ انس احمد خانصاحب۔ 7۔ ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔ 8۔ جمیل احمد قریشی صاحب۔

مجلس ومبلڈن پارک

1۔ مکرم شکیل احمد بٹ صاحب۔

مجلس مسجد فضل (Mosque)

1۔ رانا عبدالباسط صاحب۔ 2۔ دبیر الحق صاحب۔ 3۔ نعیم احمد رضا صاحب۔ 4۔ ملک مبشر احمد صاحب۔ 5۔ مبشر ڈوگر صاحب۔ 6۔ روؤف احمد خاں صاحب۔ 7۔ رانا عرفان گل صاحب۔

مجلس ایپسم۔ ای ویل Epsom

1۔ عامر مرزا صاحب۔ 2۔ وسیم احمد چوہدری صاحب۔ 3۔ ایوب ندیم خان صاحب۔ 4۔ انس احمد بٹ صاحب۔ 5۔ ناصر احمد احسن صاحب۔ 6۔ محمد ادریس شاہد صاحب۔ 7۔ عدنان محمود صاحب۔ 8۔ محمد لطیف ڈار صاحب۔

مجلس والسال

1۔ امجد محمود صاحب۔ 2۔ عبدالبصیر ریحان صاحب۔ 3۔ مسرور احمد طور صاحب۔ 4۔ مبشر ممتاز صاحب۔ 5۔ Musah Ankomah۔ 6۔ سید عامر سکندر صاحب۔ 7۔ رفیع احمد صاحب۔ 8۔ Mohammed A Beyiako۔

مجلس لوئر مورڈن 1۔ چودھری اللہ دتہ صاحب۔

مجلس پرلی 1۔ مسعود احمد بشیر صاحب۔

مجلس شرلی 1۔ عبداللطیف مانگٹ صاحب۔

مجلس ویسٹ ہل 1۔ رفیق اختر روزی صاحب۔

مجلس اپرچم

1۔ شفقت علی رانا صاحب۔ 2۔ چوہدری غلام احمد صاحب۔ 3۔ رانا عطاء اللہ صاحب۔ 4۔ رانا شہباز صاحب۔ 5۔ محمد احمد سعید صاحب۔ 6۔ مکرم مبارک احمد قادیانی صاحب۔ 7۔ عبدالغفار صاحب۔ 8۔ رانا احمد علی صاحب۔ 9۔ ملک افتخار احمد صاحب۔ 10۔ صغیر احمد صاحب۔ 11۔ میاں رفیق احمد صاحب۔ 12۔ منظور احمد صاحب۔ 13۔ تنویر احمد صاحب۔



سخاوت

آپ بڑے متمول تھے، مدینہ میں آپ کی بہت جائیداد تھی۔ آپ دریا دلی اور سخاوت کا پیکر تھے، ایک مرتبہ اپنا ایک کنواں بیچ کر اونٹ ذبح کروائے اور لوگوں کو کھانا کھلایا۔ صرف یہی نہیں بلکہ اگر ان کے پاس کہیں سے مال آتا تو اسے اپنے پاس روکے رکھنے کے روادار نہ تھے۔ ایک مرتبہ آپ کے حضر موت کے مال سے سات لاکھ درہم آئے، آپ ساری رات بے چین رہے، آپ کی اہلیہ محترمہ ام کلثوم بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بے چینی کا سبب پوچھا تو آپ نے جواباً فرمایا کہ اس شخص کی بابت اس کے ربّ کا کیا گمان ہوسکتا ہے جو اس ڈھیر سارے مال کی موجودگی میں اپنے گھر میں سو رہا ہو! تو انہوں نے کہا کہ جب صبح ہوئی تو اسے بانٹ دیجئے گا۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو آپ نے وہ سب رقم مہاجرین وانصار میں بانٹ دی، حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس وقت خلیفہ تھے ان کو بھی کچھ رقم بھجوائی، اور اپنے گھر میں سب سے آخر پر خرچہ اس رقم سے بھجوایا۔

آپ کا عام وطیرہ تھا، جب بھی رقم آتی جب تک اسے تقسیم نہ فرما لیتے چین نہ پاتے، بہت سے لوگوں کے قرضے آپ نے اپنی طرف سے ادا کئے۔ ہر سال جب بھی فصل آتی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ ام المؤمنین کو دس ہزار درہم بھجواتے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے طلحہ رضی اللہ تعالیٰ کی مصاحبت کا شرف رہا ہے میں نے بن مانگے دینے والا ان جیسا سخی نہیں دیکھا۔

ایک مرتبہ ایک بدو آپ کے پاس آیا اور آپ سے اپنی قرابت داری اور رحمی رشتہ کا واسطہ دیتے ہوئے مدد طلب کی۔ آپ نے اسے کہا کہ یہ تین ہزار درہم ہیں جو حضرت عثمان نے مجھے میری زمین کے بدلے میں دیئے ہیں، اگر چاہو تو یہ لے لو ورنہ زمین واپس دلائے دیتا ہوں۔ اس پر اس نے رقم لے لی۔

اسی طرح بدر کے دس قیدیوں کا فدیہ آپ نے دیا۔

آپ باوجود بہت غنی ہونے کے بڑے منکسر المزاج تھے، اپنے ساتھی صحابہ کا احترام کرتے اور ان کو ان کی لازمی عزت کا مقام دیتے۔ ایک مرتبہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ یہ یمنی شخص (یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کیا آپ سے علم حدیث میں زیادہ ہے؟ ہم ان سے وہ وہ باتیں سنتے ہیں جو ہمیں آپ سے سننے کو نہیں ملتیں۔ آپ نے فرمایا کہ ان یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضورﷺ سے وہ باتیں بھی سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں تو اس میں کوئی شک نہیں، کیونکہ ہم صاحب اہل وعیال لوگ تھے، اپنے کام کاج بھی کرتے تھے، اس لئے کبھی صبح کو آپﷺ کے حضور حاضر ہوتے کبھی شام کو، مگر یہ تو مسکین تھے جو آنحضورﷺ کے در پر پڑے رہتے تھے، تو مجھے اس میں کچھ شک نہیں کہ انہوں نے آپؐ سے بہت سی ایسی باتیں سنی ہوں گی جو ہم لوگ نہیں سن پائے، نیز آنحضورﷺ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرنے سے کسی کا بھلا کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔

صحیح مسلم میں آیا ہے کہ آنحضورﷺ ایک مرتبہ غار حرا کے نزدیک ایک چٹان پر حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت زبیر بن العوام اور حضرت طلحہ کے ساتھ تشریف فرما تھے، چٹان سرکنے لگی تو آپ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ اور ہلنا بند کردو کہ تم پر بیٹھنے والے صرف نبی، صدیق اور شہید ہیں گویا آنحضورﷺ نے آپ کی شہادت کی خبر بھی دے رکھی تھی۔

شہادت

جنگ جمل کے ابتدائی شہید ہونے والے لوگوں میں آپ بھی شامل تھے، کہتے ہیں کہ جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو بلایا اور پوچھا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا آپ نے آنحضورﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جس کسی کا بھی میں مولا ہوں تو علی بھی اس کے مولا ہیں، اے اللہ جو اُن سے دوستی رکھے تو اس سے دوستی رکھ اور جو اُن سے دشمنی رکھے تو تو اس سے دشمنی رکھ۔ آپ نے کہا کہ ہاں۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استفسار کیا کہ پھر آپ میرے ساتھ جنگ کے لئے کیوں نکلے۔ آپ نے جواب دیا کہ میں آنحضورﷺ کی یہ بات بھول گیا تھا۔ اس ملاقات کے بعد آپ وہاں سے جنگ میں شامل نہ ہونے کے ارادہ سے واپس نکلے مگر فسادیوں نے جب اپنے منصوبہ کو ناکام ہوتے دیکھا تو آپ کو شہید کردیا۔ اسی وجہ سے جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو میدان جنگ میں شہادت کے بعد دیکھا تو اپنی سواری سے اتر کر آپ کے پاس آئے، آپ کے چہرہ سے گرد وغبار صاف کیا، آپ کے لئے رحم ومغفرت کی دعا کی اور فرمایا کہ طلحہ کو قتل کرنے والے کو جہنم کی آگ کی بشارت دے دو۔ آپ جمادی الثانی 36 ہجری میں شہید ہوئے، اس وقت آپ کی عمر 62 سال کے لگ بھگ تھی۔ آپ کا مزار بصرہ کے قریب ہے۔ ◎

بقیہ از صفحہ 16: تربیت اولاد

والا گمان کرے کہ آپ سے زیادہ اولاد کی محبت کسی کو نہ ہوگی۔ اور بیماری میں اس قدر توجہ کرتے ہیں اور تیمارداری اور علاج میں ایسے محو ہوتے ہیں کہ گویا اور کوئی فکر ہی نہیں۔ مگر باریک بین دیکھ سکتا ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور خدا کے لئے اس کی ضعیف مخلوق کی رعایت اور پرورش مدنظر ہے۔ آپ کی پلوٹھی بیٹی عصمت لدھیانہ میں ہیضہ سے بیمار ہوئی۔ آپ اس کے علاج میں یوں دوا دہی کرتے کہ گویا اور کے بغیر زندگی محال ہے اور ایک دنیادار دنیا کی عرف واصطلاح میں اولاد کا بھوکا اور شیفتہ اس سے زیادہ جانکاہی کر نہیں سکتا۔ مگر جب وہ مرگئی۔ آپ یوں الگ ہوگئے کہ گویا کوئی چیز تھی ہی نہیں۔ اور جب سے کبھی ذکر تک نہیں کیا کہ کوئی لڑکی تھی۔'' (سیرت مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی صفحہ 54.53)

''11رفروری 1904ء کی شام کا واقعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود حسب معمول مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اپنے بھائیوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے میں مسجد میں آگئے۔ اور حضرت اقدس کے پاس آکر بیٹھ گئے۔ اور اپنے لڑکپن کے باعث کسی بات کے یاد آجانے پر آپ دبی آواز سے کھل کھلا کر ہنس پڑتے تھے۔ اس پر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ''مسجد میں ہنسنا نہ چاہئے''۔ جب میاں صاحب نے دیکھا کہ ہنسی ضبط نہیں ہوتی تو چپکے سے چلے گئے اور حضرت اقدس کی نصیحت پر اس طرح عمل کرلیا''۔ (سیرت مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت یعقوب علی عرفانی صفحہ 367)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان باتوں پر عمل کرتے ہوئے اپنی اولاد کی بہترین تربیت کی توفیق دے۔ آمین۔

آپؓ اوائل مسلمین میں سے تھے، اس لئے اسلام کی ابتدائی مشکلات میں سے بہت حصہ پایا، اور سخت ایذاء رسانی کا شکار رہے، ہجرت کی توفیق پائی۔

غزوۂ بدر جو کفار مکہ کی طرف سے مسلمانوں پر مسلط کی گئی تھی آپ اس میں بظاہر تو شامل نہیں ہوئے، مگر حقیقت میں آپ کو اور حضرت سعیدؓ بن زید کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار مکہ کے قافلہ کی جاسوسی کے لئے بھجوایا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو شاملین غزوۂ بدر گردانتے ہوئے مال غنیمت میں سے آپ کو بھی حصہ عطا فرمایا۔ غزوۂ احد میں شامل ہو کر اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور کوئی ساتھی موجود نہ تھا آپ نے حفاظت کا فریضہ سرانجام دے کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے دوران دادشجاعت دی اور اس کے بعد بھی تمام غزوات میں شرکت کی توفیق پائی۔

غزوۂ احد کے دن جب کفار نے پہاڑی درّہ سے پلٹ کر حملہ کیا تو اس وقت آنحضورﷺ کے ساتھ صرف 12 جانثاران موجود تھے، ان میں حضرت طلحہ بھی شامل تھے، یہ جاں نثار صحابہ یکے بعد دیگرے شہید ہوتے گئے، حضرت طلحہ آنحضورﷺ کے سامنے سینہ سپر رہے اور ہر آنے والے تیر کو اپنے ہاتھوں پر لیا اور اف تک نہ کی مبادا کوئی تیر ہاتھ سے چوک کر آنحضورﷺ تک رسائی نہ پالے۔ اسی وجہ سے آپ کا ہاتھ ٹنڈا ہو گیا تھا، آپ کو اس دن 24 زخم آئے، سر پر بھی ایک گہرا زخم آیا، زخموں سے آپ کا جسم چور چور تھا، حضرت طلحہ خود فرماتے ہیں کہ اس دن میرے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا جو زخمی نہ ہوا ہو حتی کہ نہانی اعضاء کو بھی زخم آئے، مگر اس حالت میں بھی آپ کو صرف ایک فکر دامنگیر تھی کہ آنحضورﷺ سلامت رہیں۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک شہید ہوئے اور خود کی کڑیاں آپ کے چہرۂ مبارک میں پیوست ہو گئیں اور خون بہنے کے باعث کمزوری کی وجہ سے آپؐ بیہوش ہو گئے تو یہ حضرت طلحہ ہی تھے جنہوں نے اس حالت میں آپ کو سنبھالا اور دشمنوں کے واروں کو اپنے ہاتھ پر لیتے، تن تنہا حملہ آوروں کے حملوں کو پسپا کرتے الٹے پاؤں چلتے ہوئے حضور کو ایک گھاٹی تک لے آئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضورﷺ نے فرمایا کہ احد کے دن ایک ایسا موقعہ بھی آیا کہ میرے پاس اس وقت کوئی بھی نہیں تھا سوائے حضرت جبریل کے جو میرے دائیں تھے اور حضرت طلحہ کے جو میرے بائیں تھے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم میں سے کوئی شہید کو اپنے پاؤں پر چلتا دیکھنا چاہے تو وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔ غزوۂ احد کے دن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طلحہ نے جنت اپنے لئے واجب کر لی۔ نیز فرمایا کہ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "مِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ"، یعنی ان میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منت کو پورا کر دیا ہے۔ تو یہ وہ عشق تھا صحابہ کرام کا آنحضورﷺ سے جس نے اس عالم میں وہ تبدیلی پیدا کی کہ ایک عالم آپؐ کی اطاعت کے سامنے سرنگوں ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں جہاں مسلمانوں نے محبت کے اس گر کو سمجھا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے عشق کو اپنی ذات کا محور بنایا کامیابی نے ان کے قدم چومے، اور صدیوں تک انہیں جہاں بانی کا موقعہ ملا، مگر جہاں کسی نے تلوار کو کامیابی کی کلید سمجھا وہیں ان کی شان و شوکت جاتی رہی اور باوجود خیر الامم ہونے کے گروہی اختلافات کا شکار ہوتے ہوئے

خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے

ہر احمدی کا فرض

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تا کہ وہ انقلاب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے، جس کے نتیجے میں دنیا کی اکثریت نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہے، وہ جو دعاؤں کے ذریعے سے عمل میں آنا ہے، وہ عمل میں آئے۔ پس ہر احمدی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھے اور اپنی نمازوں کی حفاظت، اپنی اولاد کی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دے تا کہ ہم جلد تمام دنیا پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہراتا ہوا دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کو ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی جذب کرنے والی ہوں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 / جون 2012ء، بمقام مسجد بیت الرحمٰن واشنگٹن۔ امریکہ)

پستیاں ان کا مقدر بنیں۔ عشق کا یہ بحر بیکراں حضرت طلحہ کے حصہ میں آیا، ان کی شخصیت اور کردار کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کے دل کی گہرائیوں میں گھر کر چکی تھی، یہ کام نہ تلوار کر سکتی تھی نہ ہی مال و دولت، خصوصا جبکہ آپ خود بہت متمول اور دریا دل سخی اور فیاض تھے، جس کے باعث آنحضورﷺ نے آپ کو سخاوت اور فیاضی کے القابات سے نوازا۔ تو یہ محبت خدا تعالیٰ کے فضل اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں اور قوت قدسیہ کے باعث ہی تھی۔ آج چونکہ ہم حضرت طلحہ کے بارہ میں بیان کر رہے ہیں اس لئے ان کا ذکر ہے ورنہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار صحابہ آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے کٹ مرنے کو تیار تھے تا کہ آپ کی حفاظت کی جا سکے۔ چنانچہ اسی غزوۂ احد کے اسی واقعہ کا ذکر ہے جب صحابہ میں سے آخر پر صرف حضرت طلحہ اور حضرت سعد آپؐ کے پاس بچے اور دیگر صحابہ شہید ہو چکے تھے تو حضرت طلحہ دشمن کی طرف سے آنے والے تیروں کو اپنے ہاتھوں پر لے رہے تھے، زخموں سے ہاتھ شل ہو چکا تھا مگر آپ نے اُف تک نہیں کی، جبکہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیر اندازی کر رہے تھے اور دشمن کو مار بھگا رہے تھے، یہی وہ موقعہ تھا جب آنحضورﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا تھا: "اِرْمِ يَا سَعْدُ! بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ"، یعنی تیر اندازی کر اے سعد میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔ یہ صرف آنحضورﷺ کی زندگی اور ذات کا سوال نہیں تھا بلکہ آپﷺ کی زندگی کے ساتھ اسلام کی زندگی وابستہ تھی، اور خدا تعالیٰ کی توحید کا قیام آپ کی ذات بابرکات سے وابستہ تھا۔

آپ کا مقام و مرتبت

سنن الترمذی میں آیا ہے کہ آنحضورﷺ نے فرمایا، طلحہ اور زبیر جنت میں میرے ہمسائے ہیں۔

تربیتِ اولاد

(راجہ برہان احمد طالع مربی سلسلہ)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں زندگی کے ہر پہلو کے بارہ میں راہنمائی عطا فرمائی ہے۔ تربیتِ اولاد کے متعلق بیان کردہ ایک اہم نکتہ (سورہ الاحقاف آیت نمبر 16 میں) اللہ تعالیٰ نے دعا کے رنگ میں ہمیں یوں سکھایا ہے: رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ٥

ترجمہ: اے میرے ربّ! مجھے اس بات کی توفیق دے کہ مَیں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور (اس بات کی بھی توفیق دے) کہ میں ایسے اچھے اعمال کروں جن کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر۔ میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔

اس دعا میں تین امور ہیں۔ پہلا امر تو شکر پر مبنی ہے۔ شکر اُس احسان الٰہی کا کہ اللہ تعالیٰ نے نیک ماں باپ کے ذریعے ہماری عمدہ تربیت کی اور یہ اُسی کا نتیجہ ہے کہ آج ہم حق کو ماننے والے اور امام وقت کی آواز پر لبیک کہنے والے انصار الدین ہیں۔ دوسرا امر ایک دعا ہے، جو ہم اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے انداز میں، اُسی کے بتلائے الفاظ کو ادا کرتے ہوئے یوں کر رہے ہیں کہ "اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر"۔ گویا یہ تربیت اولاد کا ایک اہم گر ہے کہ بہترین تربیت کے لئے مدد اسی ذاتِ واحد و یگانہ سے مانگنی ہے۔ تیسرا اور آخری امر ایک عہد ہے۔ یعنی میرے پیارے اللہ! میرا شکر قبول فرمانے والے اور میری التجاء کی لاج رکھنے والے۔ میں آخر میں تیرے ان احسانات کی وجہ سے اپنی بھلائی کی خاطر یہ عہد کرتا ہوں کہ "میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں"۔

الغرض یہ کہ تربیت اولاد کے اللہ تعالیٰ جناب میں ہمیشہ جھکے رہنا اور اس کے فرمانبردار بندوں میں شامل ہونا ضروری ہے۔ یوں یہ بات سامنے آئی کہ اپنی تربیت ہوگی تو پھر تربیت اولاد اللہ تعالیٰ کی مدد اور فضل واحسان سے ممکن ہوگی۔

اب اس قرآنی حکم اور دعا کا عملی نمونہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے قول فعل میں دیکھتے ہیں۔ ایک طرف تو آپ نے واضح الفاظ میں فرمایا: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَهُمْ. (ابن ماجہ ابواب الادب باب بر الوالد)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔

سیرۃ النبی ﷺ

اب عملی نمونے دیکھیں۔ حضرت فاطمہؓ سے پیار کا یہ حال تھا کہ جب آپؐ دیکھتے کہ فاطمہؓ آرہی ہیں تو انہیں اٹھ کر ملتے، پیار کرتے اور ہاتھ تھامے ہوئے ساتھ لاتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ باوجود محبت واحترام کے آنحضرت ﷺ اولاد کے متعلق ناجائز حمایت نہیں فرماتے تھے۔ اس بات کا عملی نمونہ ایک چوری کے معاملہ میں آپ کا فرمان کہ "اگر میری بیٹی فاطمہ بھی اس قسم کا جرم کرتی تو میں اسے سزا دیئے بغیر نہ رہتا۔" (بخاری کتاب الحدود باب اقامة الحدود و الانتقام لحرمات اللّٰہ)

ایک اور موقع پر جب حضرت فاطمہؓ نے اپنے زخمی ہاتھ دکھاتے ہوئے لونڈی یا غلام کا تقاضا کیا تو آپؐ نے فرمایا:

"فاطمہ! میری بیٹی میں تم کو لونڈی یا غلام رکھنے سے زیادہ قیمتی چیز بتاتا ہوں۔ جب تم سونے لگو تو 33 دفعہ الحمدللہ 33 دفعہ سبحان اللہ اور 34 دفعہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ یہ تمہارے لئے لونڈی اور غلام سے بہتر ہوگا۔"

(بخاری کتاب الدعوات باب التکبیر و التسبیح عند المنام)

ایک شخص اقرع بن حابس نے آپؐ کو اپنے نواسہ حضرت حسنؓ کو پیار کرتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ یا رسول اللہ میرے دس لڑکے ہیں۔ مگر میں نے کبھی انہیں پیار نہیں کیا۔ آپؐ نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا "مَنْ لَا یَرْحَمِ النَّاسَ لَا یَرْحَمْهُ اللّٰہُ." اور فرمایا تیرے دل سے اللہ شفقت نکال لے تو میں کیا کرسکتا ہوں۔" (مسلم کتاب الفضائل باب رحمة الصبيان)

آنحضرت ﷺ کے ان الفاظ "اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو" کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: "تو اپنے بچوں میں عزت نفس پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی عزت کی جائے اس کو آداب سکھائے جائیں اس کی ایسے رنگ میں تربیت ہو کہ وہ دوسروں کی بھی عزت اور احترام کرنے والا ہو۔ اس طرح نہ اس کی تربیت کریں کہ اس عزت کی وجہ سے جو آپ اس کی کر رہے ہیں وہ خود سر ہو جائے، بگڑنا شروع ہو جائے، اپنے آپ کو دوسروں سے بالا سمجھنے لگ جائے اور دوسرے بچوں کو بھی اپنے سے کم تر سمجھے اور بڑوں کا احترام بھی اس کے دل میں نہ ہو۔ تو تربیت ایسے رنگ میں کی جانی چاہئے کہ اعلیٰ اخلاق بھی بچے کو ساتھ ساتھ آئیں۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 2 / جولائی 2004ء)

حضرت امام آخرالزماں مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک قول ہے کہ میں بچہ تھا۔ جوان ہوا۔ اب بوڑھا ہوگیا۔ میں نے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اسے رزق کی مار ہو اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ تو کئی پشت تک رعایت رکھتا ہے۔

پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔"

(ملفوظات جلد 8 صفحہ نمبر 109)

سیرت حضرت امام الزماں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تربیت اولاد کے بارہ میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ تحریر کرتے ہیں:

"آپ بچوں کی خبرگیری اور پرورش اس طرح کرتے ہیں کہ ایک سرسری دیکھنے

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

پیر مہر علی شاہ گولڑوی صاحب کی مقابلہ تفسیر نویسی میں تاحیات ناکامی

(قسط دوم آخر)

(مظفر احمد دُرّانی مربی سلسلہ)

پیر مہر علی شاہ گولڑوی صاحب کے لئے نصوص قرآنیہ وحدیثیہ کا دلکش تحفہ "تحفہ گولڑویہ"

ان حالات میں جب کہ پیر صاحب کسی بھی طرح مباہلہ یا مقابلہ تفسیر نویسی کے لئے تیار نہیں تھے۔ صرف زبانی بحث و مباحثہ کا ہی ذکر کرتے تھے تاکہ اگر حضرت مرزا صاحب آمادہ ہو جائیں تو کہہ سکیں کہ دیکھو وعدہ اور اعلان کرنے کے باوجود کہ آئندہ مناظروں اور مباحثوں میں شامل نہیں ہونگا۔ اب خلاف وعدہ پھر شامل ہور ہے ہیں اور اگر شامل نہ ہوں تو فتح کا نقارہ بجائیں۔

چونکہ اس سے عوام الناس یہ خیال کر سکتے تھے کہ پیر صاحب چونکہ زبانی مباحثہ ومناظرہ پر آمادہ ہیں اس لئے ضرور ان کے پاس کچھ علمی دلائل ہونگے۔ اس خیال کے ازالہ کے لئے حضرت مرزا صاحب نے پیر صاحب کے لئے ایک تحفہ تیار کیا جس میں قرآن وحدیث سے اپنے دعویٰ کی صداقت کے دلائل دیئے۔ اسے کتاب کی صورت میں شائع کیا۔ اور پیر صاحب کو ان دلائل کو توڑنے کی بھی دعوت دی۔ چنانچہ آپ خود تحریر فرماتے ہیں:

"مجھے خیال آیا کہ عوام جن میں سوچ کا مادہ طبعاً کم ہوتا ہے وہ اگرچہ یہ بات تو سمجھ لیں گے کہ پیر صاحب عربی فصیح میں تفسیر لکھنے پر قادر نہیں تھے اِسی وجہ سے تو ٹال دیا۔ لیکن ساتھ ہی ان کو یہ خیال بھی گذرے گا کہ منقولی مباحثات پر ضرور وہ قادر ہوں گے تبھی تو درخواست پیش کر دی اور اپنے دلوں میں گمان کریں گے کہ اُن کے پاس حضرت مسیحؑ کی حیات اور میرے دلائل کے ردّ میں کچھ دلائل ہیں اور یہ تو معلوم نہیں ہوگا کہ یہ زبانی مباحثہ کی جرأت بھی میرے ہی اس عہد ترک بحث نے ان کو دلائی ہے جو انجام آتھم میں طبع ہو کر لاکھوں انسانوں میں مشتہر ہو چکا ہے۔ لہٰذا میں یہ رسالہ لکھ کر اس وقت اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ اگر وہ اس کے مقابل پر کوئی رسالہ لکھ کر میرے ان تمام دلائل کو اوّل سے آخر تک توڑ دیں اور پھر مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایک مجمع بٹالہ میں مقرر کر کے ہم دونوں کی حاضری میں میرے تمام دلائل ایک ایک کر کے حاضرین کے سامنے ذکر کریں اور پھر ہر ایک دلیل کے مقابل پر جس کو وہ بغیر کسی کمی بیشی اور تصرف کے حاضرین کو سُنا دیں گے؛ پیر صاحب کے جوابات سُنا دیں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہیں کہ یہ جوابات صحیح ہیں اور دلیل پیش کردہ کی قلع قمع کرتے ہیں تو مَیں مبلغ پچاس روپیہ انعام بطور فتحیابی پیر صاحب کو اسی مجلس میں دے دوں گا...... اگر انعامی رسالہ کا انہوں نے جواب نہ دیا تو بلاشبہ لوگ سمجھ جائیں گے کہ وہ سیدھے طریق سے مباحثات پر بھی قادر نہیں ہیں"۔ (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 36)

اور کتاب کے سرورق پر ہی آپ نے جلی حروف کے ساتھ کتاب کی تالیف کی غرض لکھ دی کہ: "یہ رسالہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور ان کے مریدوں اور ہم خیال لوگوں پر اتمام حجت کے لئے محض نصیحۃً للہ شائع کیا گیا ہے۔ اور بغرض اس کے کہ عام لوگوں پر حق واضح ہو جائے"۔

"تحفہ گولڑویہ"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی 174 صفحات کی کتاب تحفہ گولڑویہ کی ابتداء میں 32 صفحات کے ضمیمہ میں جھوٹے مدعی الہام کی سزا، مدتِ مہلت اور اپنے اوپر ہونے والے الہامات کا نمونہ جو قبل از وقت شائع کئے گئے اور پورے بھی ہو چکے، کو موضوعِ بحث بنایا ہے۔

پھر اصل کتاب میں مباہلہ اور مقابلہ تفسیر نویسی کی دعوت کا کچھ ذکر کرنے کے بعد آپ نے باقی تمام انبیاء کی طرح حضرت عیسیٰؑ کے طبعی طور پر فوت ہو جانے کا ذکر کیا ہے جس کے لئے قرآن وحدیث اور تاریخ وبائبل کو گواہ بنایا ہے۔

☆ دوسرے مرحلہ میں آپ نے نصوص قرآنیہ وحدیثیہ اور دیگر قرآئن سے ثابت کیا ہے کہ مسیح موعود اس امت کے ایک فرد کے طور پر اسی امت سے ظاہر ہوگا۔

☆ تیسرے مرحلہ میں آپ نے یہ دلائل دیئے ہیں کہ یہ زمانہ اور یہ وقت ہی مسیح موعود کی آمد کا وقت ہے۔

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

☆ چوتھے مرحلہ کے طور پر آپ نے ان شہادات کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے کہ آپ ہی مسیح موعود ہیں۔

☆ خاتمۂ کتاب میں آپ نے تین قسم کی مخلوق کا ذکر کیا ہے یعنی مسیح الدجال، یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض، جن کی آمد کے ساتھ ہی مسیح موعود کی آمد بھی وابستہ تھی۔ اسی خاتمۂ کتاب میں ہی آپ نے دانیال نبی کی کتاب اور یسعیا نبی کی کتاب میں مسیح موعود کے ظہور کے بارہ میں پیشگوئیوں کو نقل کیا ہے۔

☆ کتاب کے آخری حصہ پھر ضمیمہ تحفہ گولڑویہ پر مشتمل ہے جس میں آپ نے پھر حضرت عیسیٰ کی طبعی وفات کے دلائل دیئے ہیں اور یہ بھی سچی شہادتوں سے ثابت کیا ہے کہ آپ ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ یہود کو حضرت مسیح کی آمد کا سخت انتظار تھا مگر جب وہ ان کی ظاہری علامات پر پورا نہ اترا تو اسے قبول کرنے سے محروم اور بے نصیب رہے۔

خدا اپنے نبیوں کو اسی دنیا میں بچاتا ہے

کتاب کو ختم کرنے سے قبل آپ نے تحریر فرماتے ہیں:

"اب خلاصہ کلام یہ کہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سنتوں اور عادتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب مخالف اُس کے نبیوں اور ماموروں کو قتل کرنا چاہتے ہیں تو اُن کو ان کے ہاتھ سے اس طرح بھی بچا لیتا ہے کہ وہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے اس شخص کو ہلاک کر دیا حالانکہ موت تک اُس کی نوبت نہیں پہنچتی۔ اور یا وہ سمجھتے ہیں کہ اب وہ ہمارے ہاتھ سے نکل گیا حالانکہ وہیں چُھپا ہوا ہوتا ہے اور اُن کے شر سے بچ جاتا ہے۔ پس شُبِّہَ لھم کے یہی معنے ہیں۔ اور یہ فقرہ شُبِّہَ لھم صرف حضرت مسیحؑ

سے خاص نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تب بھی یہ عادت اللہ ظہور میں آئی۔ ابراہیم آگ سے جدا نہیں کیا گیا اور نہ آسمان پر چڑھایا گیا لیکن حسب منطوق آیت :قُلنا یا نارُ کونی برداً(الانبیاء:7) آگ اُس کو جلا نہ سکی۔ اسی طرح یوسفؑ بھی جب کوئیں میں پھینکا گیا آسمان پر نہیں گیا بلکہ کنواں اس کو ہلاک نہ کر سکا۔ اور ابراہیمؑ کا پیارا فرزند اسماعیلؑ بھی ذبح کے وقت آسمان پر نہیں رکھایا گیا تھا بلکہ چُھری اس کو ذبح نہ کر سکی۔ ایسا ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم محاصرہ غارثور کے وقت آسمان پر نہیں گئے بلکہ خونخوار دشمنوں کی آنکھیں ان کو دیکھ نہیں سکیں۔ اسی طرح مسیح بھی صلیب کے وقت آسمان پر نہیں گیا بلکہ صلیب اُس کو قتل نہیں کر سکا۔ غرض ان تمام نبیوں میں سے کوئی بھی مصیبتوں کے وقت آسمان پر نہیں گیا۔ ہاں آسمانی فرشتے اُن کے پاس آئے اور انہوں نے مدد کی''۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 339-338)

اللہ اس تحفہ کو بہتوں کی بھلائی اور رہنمائی کا موجب بنائے۔

اسی سلسلہ کی دوسری بے مثال کتاب کا مختصر تعارف بھی ہدیۂ قارئین ہے:

''اعجاز المسیح''

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی ایک معجزنما بے نظیر کتاب کامل ہے۔ جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:الرحمٰن0 علّم القران 0خلق الانسان0 علّمهُ البیان0 (الرحمٰن:5-2) کہ خدائے رحمان نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل فرمایا اور خود ہی انہیں علمِ قرآن سے آراستہ فرمایا۔ پھر ایک انسان کو پیدا کیا اور اسے بیان القران سکھایا۔ گویا کہ قرآن کریم از خود اپنی فصاحت و بلاغت اور ترتیب وحسن کے اعتبار سے بے نظیر اور بے مثل ہے۔ سارے جن وانس مل کر بھی اس کی ایک سورت کی مثل بھی نہیں لا سکے۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ جسے بیان القران سکھا دے، سارے عرب وعجم کے علماء الگ الگ یا سب مل کر بھی ایک دوسرے کے ظہیر ونصیر بن کر بیان القران میں اس کا ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہی قرآن کا ایک زندہ اور دائمی معجزہ ہے۔

عربی تفسیر نویسی کی دعوت

حضرت مسیح موعودؑ نے پیر صاحب کو یہ آسان راہ پیش کی کہ آج 15 دسمبر 1900ء سے 70 دن کے اندر 25 فروری 1901ء تک میں سورۃ الفاتحہ کی تفسیر فصیح و بلیغ عربی زبان میں لکھوں گا، پیر مہر علی شاہ سمیت تمام عرب وعجم کے علماء اکٹھے یا الگ الگ میرے مقابلہ میں فصیح و بلیغ عربی زبان میں ہی تفسیر لکھیں۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے پیر مہر علی شاہ گولڑوی صاحب کا ذکر کر کے فرمایا:

''اگر پیر جی صاحب حقیقت میں فصیح عربی تفسیر پر قادر ہیں اور کوئی فریب انہوں نے نہیں کیا۔ تو اب بھی وہی قدرت اُن میں ضرور موجود ہوگی۔ لہٰذا مَیں ان کو خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اسی میری درخواست کو اس رنگ پر پورا کر دیں کہ میرے دعاوی کی تکذیب کے متعلق فصیح بلیغ عربی میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر لکھیں جو چار جزسے کم نہ ہو اور مَیں اسی سورۃ کی تفسیر بفضل اللہ وقوتہ اپنے دعویٰ کے اثبات سے متعلق فصیح بلیغ عربی میں لکھوں گا۔ انہیں اجازت ہے کہ وہ اس تفسیر میں تمام دنیا کے علماء سے مدد لے لیں۔ عرب کے بلغاء فصحاء بلا لیں۔ لاہور اور دیگر بلاد کے عربی دان پروفیسروں کو بھی مدد کے لئے طلب کر لیں۔ 15/دسمبر 1900ء سے ستر 70 دن تک اس کام کے لئے ہم دونوں کو مہلت ہے ایک دن بھی زیادہ نہیں ہوگا۔ اگر بالمقابل تفسیر لکھنے کے بعد عرب کے تین نامی ادیب ان کی تفسیر کو جامع لوازمِ بلاغت وفصاحت قرار دیں اور معارف سے پُر خیال کریں تو مَیں پانسو 500 روپیہ نقد ان کو دوں گا اور تمام اپنی کتابیں جلا دوں گا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا اور اگر قضیہ برعکس نکلا یا اس مدت تک یعنی ستر روز تک وہ کچھ بھی نہ لکھ سکے تو مجھے ایسے لوگوں سے بیعت لینے کی بھی ضرورت نہیں اور نہ روپیہ کی خواہش۔ صرف یہی دکھلاؤں گا کہ کیسے انہوں نے پیر کہلا کر قابل شرم جھوٹ بولا۔''

(اربعین نمبر 4، روحانی خزائن جلد 17 حاشیہ صفحہ 449)

نیز فرمایا: ''ہم ان کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ بے شک اپنی مدد کے لئے مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی عبدالجبار غزنوی اور محمد حسن بھیں وغیرہ کو بُلا لیں بلکہ اختیار رکھتے ہیں کہ کچھ طمع دے کر دو چار عرب کے ادیب بھی طلب کر لیں۔ فریقین کی تفسیر چار جز سے کم نہیں ہونی چاہئے ......اور اگر میعاد مجوزہ تک یعنی 15/دسمبر 1900ء سے 25/فروری 1901ء تک جو ستر دن ہیں فریقین میں سے کوئی فریق تفسیر فاتحہ چھاپ کر شائع نہ کرے اور یہ دن گذر جائیں تو وہ جھوٹا سمجھا جائے گا۔ اور اس کے کاذب ہونے کے لئے کسی اور دلیل کی حاجت نہیں رہے گی۔''

(اربعین نمبر 4، روحانی خزائن جلد 17 حاشیہ صفحہ 484)

اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تائید ونصرت فرمائی کہ آپ نے مقررہ مدت کے اندر ہی 23 فروری 1901ء کو سورۃ الفاتحہ کی تفسیر اعجاز المسیح کے نام سے شائع فرما کر پیر صاحب سمیت بہت سے علماء کو بھجوا دی۔ الحمد للہ علی ذالک

عرب وعجم کے علماء میں سے کسی ایک کو بھی اس عرصہ میں بالمقابل تفسیر سورۃ الفاتحہ لکھنے کی توفیق نہ ملی جبکہ ان میں پیر مہر علی شاہ صاحب جیسے عالم بھی موجود تھے جن کا یہ دعویٰ بھی تھا کہ ان کا قلم تو مرزا صاحب کے مقابلہ میں خود بخود ہی تفسیر لکھے گا۔ بلکہ آپ کے مرید تو جوشِ خطابت میں یہاں تک بھی کہہ دیتے ہیں کہ مرزا صاحب کا قلم چلتا نہیں تھا جبکہ پیر صاحب کا قلم میز پر پڑا پڑا خود بخود کاغذ پر عربی زبان میں تفسیر لکھتا جا رہا تھا۔

ستر دن کا مقررہ وقت گزر را۔ کوئی ایک تفسیر بھی کسی کی بھی طرف سے سامنے نہ آسکی۔ اس واقعہ کے بعد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سات سال زندہ رہے، ان سات سالوں میں بھی پیر صاحب کو بالمقابل تفسیر لکھنے کی توفیق نہ ملی۔ حتیٰ کہ اس واقعہ کے بعد پیر صاحب تو تقریباً 37 سال تک زندہ رہے مگر ان 37 سالوں میں بھی عربی تفسیر پیش نہ کر سکے۔ حالانکہ زندگی میں یہاں تک دعویٰ بھی کرتے رہے:

''میرے خیال تفسیر نویسی پر، میرے قلب پر معانی ومضامین کی اس قدر بارش ہوگئی ہے جسے ضبطِ تحریر میں لانے کے لئے ایک عمر درکار ہوگی اور کوئی دوسرا کام نہ ہو سکے گا۔'' (مہر منیر صفحہ 245، از پیر مہر علی شاہ صاحب)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی عربی تفسیر سورۃ الفاتحہ کو اعجاز المسیح کے نام سے چھپے ہوئے 111 سال گزر گئے مگر بالمقابل آج تک بھی کوئی عربی تفسیر نہ چھپ سکی۔ یاد رہے کہ صرف عربی تفسیر کا ذکر نہیں کیا جا رہا۔ بلکہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بالمقابل عربی تفسیر لکھنے کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

چونکہ مذکورہ بالا کانفرنس میں تقریباً ہر مقرر نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ناکام رہے، مقابل پر نہ آسکے۔ جبکہ پیر صاحب کا قلم تفسیر لکھتا رہا وغیرہ اور ان باتوں کو اگلے دنوں کے ملکی اخبارات میں خصوصی اشاعتوں کے ذریعہ خوب مشتہر کیا گیا۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے ظاہر ہونے والے اس نشان اور عربی تفسیر سورۃ الفاتحہ کا تعارف کروادیا جائے جو اعجاز المسیح یعنی مسیح کے معجزہ کے نام سے آج سے 111 سال قبل شائع ہوئی۔ آج تک جس کے کئی ایڈیشن آچکے جو بہت سے حق کے متلاشیوں کے لئے ہدایت و رہنمائی کا موجب ہوئی۔

اعجاز المسیح کے معنی ہیں مسیح کا معجزہ۔ یہ فصیح و بلیغ عربی زبان میں سورۃ الفاتحہ کی تفسیر ہے جو 20 فروری 1901ء کو مکمل ہوئی اور 23 فروری 1901ء کو چھپ کر آ گئی۔ اس کتاب کے بارہ میں مؤلف کتاب اس تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:

عربی سے ترجمہ: جب میں نے اس کتاب کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اسے علماء کے لئے معجزہ بنائے اور کوئی ادیب اس کی نظیر لانے پر قادر نہ ہو اور ان کو لکھنے کی توفیق نہ ملے۔ تو میری یہ دعا اس رات قبول ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی اور فرمایا: "مَنَعَهُ مَانِعٌ مِّنَ السَّمَاءِ" کہ آسمان سے ہم اسے روک دیں گے۔ اور میں سمجھ گیا کہ اس میں اشارہ ہے کہ دشمن اس کی مثل اور ہم صفت لانے پر قادر نہیں ہونگے۔ اور خدائے منان کی طرف سے یہ بشارت رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ملی۔ (اعجاز المسیح، روحانی خزائن جلد 18 ص 68)

حضرت اقدس علیہ السلام کو اس تفسیر سورۃ الفاتحہ کے لاجواب اور بے نظیر ہونے پر اس قدر یقین تھا کہ آپ نے اس کتاب کے سرورق پر ہی یہ پیشگوئی تحریر فرمادی: فانّهٗ کتابٌ لیس لهٗ جوابٌ و من قام لِلجوابِ وتنمّر فسوف یری انّهٗ تندّم و تذمّر کہ جو شخص بھی غصہ میں آکر اس کتاب کا جواب لکھنے کے لئے کھڑا ہوگا تو وہ نادم ہوگا اور حسرت کے ساتھ اس کا خاتمہ ہوگا۔

پس گزشتہ 111 سالہ تاریخ گواہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تفسیر سورۃ الفاتحہ اعجاز المسیح کے مقابلہ میں اگر کسی نے لکھنے کی کوشش کی تو پیشگوئی کے مطابق بہت جلد ذلیل و خوار اور شرمندہ ہوا اور اس کی مثل اور نظیر لکھنے میں ناکام و نامراد رہا۔ یہی وجہ ہے کہ آج صفحۂ ہستی پر کوئی ایسی تفسیر نہیں ہے جو عربی زبان میں مقابلۃً لکھی گئی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کے قلموں کو توڑ دیا اور ذہنوں کو غبی کر دیا۔

ہاں اس دعوتِ مقابلہ کو قبول کرتے ہوئے ایک صاحب مولوی محمد حسن فیضی ساکن بھیں ضلع جہلم مدرس مدرسہ نعیمیہ شاہی مسجد لاہور نے شائع کیا کہ وہ "اعجاز المسیح" کا جواب لکھے گا۔ چنانچہ اس نے اعجاز المسیح اور حضرت سید محمد احسن امروہی صاحب کی کتاب "شمسِ بازغہ" پر نوٹ اور اعتراضات لکھنے شروع کئے جہاں وہ لکھتے لکھتے ایک جگہ لکھ گیا ہے: لعنۃُ اللّٰہ علیٰ الکاذبین۔ جس کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر خدا تعالیٰ کی تقدیر خاص کے تحت وہ ناکام و نامراد ہی اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے فصیح و بلیغ عربی زبان میں اعجاز المسیح مکمل کرنے کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور شکر گزاری کے طور پر اردو دانوں کے لئے تحریر فرمایا:

"ہزار ہزار شکر اُس قادر یکتا کا ہے جس نے اس عظیم الشان میدان میں مجھ کو فتح بخشی ...... ہم نے اس بالمقابل تفسیر نویسی کو مدار فیصلہ ٹھہرا کر مخالف علماء کو دعوت کی تھی اور ستر (70) دن کی میعاد تھی جو کچھ کم نہ تھی اور میں اکیلا اور وہ ہزار ہا عربی دان اور عالم فاضل کہلانے والے تھے تب بھی وہ تفسیر لکھنے سے نامراد رہے اگر وہ تفسیر لکھتے اور سورۃ فاتحہ سے میرے مخالف ثبوت پیش کرتے تو ایک دنیا اُن کی طرف اُلٹ پڑتی۔ پس وہ کون سی پوشیدہ طاقت ہے جس نے ہزاروں کے ہاتھوں کو باندھ دیا اور دماغوں کو پست کر دیا اور علم اور سمجھ کو چھین لیا اور سورہ فاتحہ کی گواہی سے میری سچائی پر مہر لگا دی اور اُن کے دلوں کو ایک اور مہر سے نادان اور نافہم کر دیا۔ ہزاروں کے روبرو اُن کے چرک آلودہ کپڑے ظاہر کئے۔ اور مجھے ایسی سفید کپڑوں کی خلعت پہنا دی جو برف کی طرح چمکتی تھی۔ اور پھر مجھے ایک عزت کی کرسی پر بٹھا دیا اور سورہ فاتحہ سے ایک عزت کا خطاب مجھے عنایت ہوا۔ وہ کیا ہے اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ۔ اور خدا کے فضل اور کرم کو دیکھو کہ تفسیر کے لکھنے میں دونوں فریق کے لئے چار جز کی شرط تھی یعنی یہ کہ ستر (70) دن کی میعاد تک چار جز لکھیں لیکن وہ لوگ باوجود ہزاروں ہونے کے ایک جز بھی نہ لکھ سکے اور مجھ سے خدائے کریم نے بجائے چار جز کے ساڑھے باراں جز لکھوا دیئے۔ اب میں علماء مخالفین سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ معجزہ نہیں ہے اور اس کی کیا وجہ ہے کہ معجزہ نہ ہو۔ کوئی انسان حتی المقدور اپنے لئے ذلت قبول نہیں کرتا پھر اگر تفسیر لکھنا مخالف مولویوں کے اختیار میں تھا تو وہ کیوں نہ لکھ سکے کیا یہ الفاظ جو میری طرف سے اشتہارات میں شائع ہوئے تھے کہ جو فریق اب بالمقابل ستر دن میں تفسیر نہیں لکھے گا وہ کاذب سمجھا جائے گا۔ یہ ایسے الفاظ نہیں ہیں جو انسان غیرت مند کو اس پر آمادہ کرتے ہیں کہ سب کام اپنے پر حرام کر کے بالمقابل اس کام کو پورا کرے تا جھوٹا نہ کہلاوے، لیکن کیونکر مقابلہ کر سکتے خدا کا فرمودہ کیونکر ٹل سکتا کہ کتب اللّٰہ لاَ غلبنَّ انا ورسلی O (مجادلہ: 22)۔ خدا نے ہمیشہ کے لئے جب تک کہ دنیا کا انتہا ہو یہ حجت اُن پر پوری کرنی تھی کہ باوجود یکہ علم اور لیاقت کے یہ حالت ہے کہ ایک شخص کے مقابل پر ہزاروں اُن کے عالم و فاضل کہلانے والے دم نہیں مار سکتے پھر بھی کافر کہنے پر دلیر ہیں۔ لازم نہ تھا کہ پہلے علم میں کامل ہوتے پھر کافر کہتے۔ جن لوگوں کے علم کا یہ حال ہے کہ ہزاروں مل کر بھی ایک شخص کا مقابلہ نہ کر سکے چار جز کی تفسیر نہ لکھ سکے۔ ان کے بھروسہ پر ایک ایسے مامور من اللہ کی مخالفت اختیار کرنا جو نشان پر نشان دکھلا رہا ہے بڑے بدقسمتوں کا کام ہے۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الۡهُدٰی۔ 20 فروری 1901ء"

انصار ڈائجسٹ

شیخ فضل عمر

"جستجوئے جمال"

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے آشنا آپؑ کے ایک غلام کی نظر جب دنیا کے کسی بھی گوشہ کے ظاہری حسن و جمال کا لطف لیتی ہے تو اُسے اُس مادی وجود کے اندر موجود ایک حقیقی جمال کا ادراک ضرور ہوتا ہے اور یہی احساس اُسے پھر عشقِ حقیقی کی طرف مائل پرواز بھی رکھتا ہے۔ کچھ یہی کیفیت ایک سچے احمدی شاعر کی بھی ہوتی ہے۔ وہ اپنی ظاہری بینائی کے ساتھ ساتھ خداداد باطنی نورِ فراست سے بھی استفادہ کرتا ہے اور پھر نتیجۃً اپنی اُن کیفیات کو جب قلم کے ذریعہ قرطاس پر بکھیرتا ہے تو اپنے ظاہری حسنِ نغمگی کے ساتھ ساتھ اُس کا کلام ایک پوشیدہ مگر پُراثر کیفیتِ جذب سے بھی لبالب نظر آتا ہے۔ ایسے میں دنیاوی نظر سے دیکھنے والے اس کلام کو صوفیانہ مزاج کا حامل قرار دیتے ہیں اور کچھ نقاد اس کلام کو مشرقی تصوّف کے زیرِاثر خیال کرتے ہیں۔ لیکن اس کلام کی تاثیر کی حقیقت وہ خوب جانتے ہیں جنہیں مسیح دوراں کے علم کلام سے معمولی سی شناسائی بھی ہوتی ہے۔

جناب آدم چغتائی نے اردو شاعری کی قریباً ہر صنف میں اپنی قوّتِ فکر کو خوب دوڑایا ہے اور بلاشبہ اپنے پُراثر کلام، ذوقِ سلیم، دھیمے مزاج کے ساتھ ساتھ گہرائی میں جاکر قیمتی موتی تلاش کرنے والی صفت کا بھرپور اظہار کیا ہے۔ یہ احساس بھی خصوصیت سے ہوتا ہے کہ اکثر مقامات پر جہاں موصوف شاعر اپنا حمدیہ کلام پیش کرتے ہیں وہاں بے ساختہ نعتیہ اشعار بھی کہے جاتے ہیں اور یہ آپ کے اُس فکری مزاج کا آئینہ دار ہے۔ جس میں یہ احساس شامل ہے کہ انسانوں میں حسنِ حقیقی کے جمال سے آشنا اور ابن آدم کو آشنا کروانے والی وہ ایک ہی ذاتِ اقدس ہے، صلی اللہ علیہ وسلم۔

کئی سال پہلے برمنگھم میں منعقد ہونے والی ایک خوبصورت محفلِ مشاعرہ کی یادیں ابھی تک اُس تقریب کے شرکاء کے ذہنوں میں تازہ ہیں جو جناب آدم چغتائی کی کتاب "نوائے آدم" کی رونمائی کے ضمن میں منعقد کی گئی تھی۔ آپ کی ایک اَور کتاب دیکھ کر غیر معمولی مسرّت حاصل ہوئی ہے کیونکہ یہ "جستجوئے جمال" نہ صرف اپنے نام کی مناسبت سے ظاہری حسن سے مالامال ہے اور نہایت عمدہ گیٹ اَپ، خوبصورت سرورق، اعلیٰ کاغذ، لکھائی، ترتیب اور شاندار طباعت کے ساتھ پیش کی گئی ہے بلکہ اس میں شامل منظوم کلام بھی اپنی قوتِ فکر، پُراثر اندازِ بیان اور حسنِ نغمگی کے لحاظ سے پڑھنے والے کو ہمہ وقت اپنی طرف متوجہ رکھتا ہے اور بسا اوقات قاری بھی شاعر کے ساتھ ہی موتیوں کی تلاش میں منہمک دکھائی دیتا ہے۔ 240 صفحات کی اس کتاب کے سرورق پر کندہ یہ شعر یقیناً شاعر کے اندرونی احساسات کا ترجمان ہے کہ:

سخن میں روحِ ایمانی ترے جلوے دکھاتی ہے
یہ وہ نعمت ہے جو انسان کو جینا سکھاتی ہے

مذکورہ شعر میں بیان کردہ جلووں کا شعور حاصل کرنے کے لئے تو "جستجوئے جمال" کا مکمل مطالعہ ناگزیر ہے تاہم اپنے ذوق کے مطابق ایک مختصر انتخاب ذیل میں پیش ہے جو کتاب میں شامل مختلف اصناف سے اخذ شدہ ہے۔ یقیناً اس انتخاب سے آپ پر نہ صرف اس عارفانہ کلام بلکہ شاعر موصوف کی ہمہ گیر شخصیت اور اس کی خوبصورت ذات کے حوالہ سے بھی بہت سے گوشے بےنقاب ہوں گے۔ ملاحظہ فرمائیں:

ہے کرن کرن میں تری ضیاء ترا عرش بقعۂ نُور ہے
تہہِ خاک سے سرِ آسماں تری شانِ کُن کا ظہور ہے
تُو ہی رنگِ گل، تُو ہی بوئے گل، تُو ہی آئینہ ہے بہار کا
اسی آئینے کے جمال میں سبھی کہکشاؤں کا نُور ہے
وہ کرن تھی تیرے ہی نُور کی جو فلک سے آ کے عیاں ہوئی
یہ اُسی کرن کا کمال ہے جو جمالِ شعلۂ طُور ہے
مرا شوقِ دید شدید تھا کہ جو ہر مقامِ جمال پر
ترے جلوؤں میں جو ہوا ہے گم، میرا چراغِ شعور ہے
مری بڑھتی جائے ہے تشنگی، ہو کرم سے دیدِ محمدیؐ
وہ نشہ عطا ہو خدائے مَن کہ جو منتہائے سرور ہے

....

ساری تعریفیں لکھوں ربِّ علیٰ کے واسطے
اُس میں یہ بھی مَیں لکھوں صلِّ علیٰ کے واسطے
یہ کہ وہ کونین کی تقویم کا باعث ہوئے
یہ کہ وہ انسان کی تعظیم کا باعث ہوئے
یہ کہ وہ قرآن کی تفہیم کا باعث ہوئے
یہ کہ وہ ایمان کی تکریم کا باعث ہوئے

....

یہ استعارۂ بے مثل و بے مثال میں ہے
ترا ہی نُور زمانے کے خد و خال میں ہے
مدارِ شمس و قمر کے حدود قائم ہیں
مگر حیات کا ہر لمحہ اتصال میں ہے
ہم انتہا سے جو گزرے تو یہ شعور ملا
سکونِ قلب اگر ہے تو اعتدال میں ہے

....

یہ مستی خیز گردوں دَم بدم لیتا ہے انگڑائی
اسی سے کہکشاؤں میں بھی دَر آئی ہے رعنائی
کہیں حسنِ بتاں سے دلکشی ہے سارے گلشن میں
کہیں دلکش نظاروں میں خزاں بھی اپنا رنگ لائی

....

مشکل پڑی تو یادِ خدا کا گماں ہوا
معلوم یوں ہوا کہ مِرا امتحاں ہوا

....

کیوں ریاکاری مسلط ہوگئی احباب پر
جھوٹ آدم سے کہیں اور سچ کہیں اغیار سے

....

گلاب چہرہ، غزالی آنکھیں، بدن میں خوشبو رچی رچی سی
گلوں کے دل میں وہ کیا بسے ہیں، ہر اک کلی ہے کھِلی کھِلی سی
ہوائیں رقصاں، فضا معطّر، ہر ایک جانب ہے دھوم اُن کی
کہ اُن کی راہوں میں گُل کی خوشبو بھی چارسُو ہے بجھی بجھی سی

....

سبُو اٹھائیں کہ گلستاں کو لالہ زار کریں
نگاہ ناز سے گلشن کو پُرخمار کریں
یہ خوش اداؤں کی بستی ہے، آپ یاں آدم
سرورِ حسن سے دل کو وفا شعار کریں

....

منزلوں سے دُور ہوتی جارہی ہیں امّتیں
درد میں ڈوبا ہوا ہے رہبر بے کارواں

◎

اگر آپ بھی اپنی کسی پسندیدہ کتاب یا جریدہ کے خاص نمبر کا تعارف "انصار ڈائجسٹ" کی زینت بنانے کے خواہشمند ہیں تو درج ذیل فون نمبر پر رابطہ فرمائیں:

07947408144

قیادت تبلیغ۔ مجلس انصاراللہ یو کے

تبلیغ نیوز لیٹر

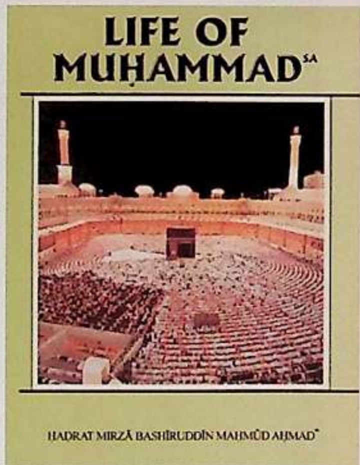
نومبر - دسمبر 2012
نبوت و فتح 1391



حدیث النبوی ﷺ

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَوَاللّٰہِ لَاَنْ یَّھْدِیَ اللّٰہُ بِکَ رَجُلاً وَّاحِدًا خَیْرٌ لَکَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔ (مسلم) حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ خدا کی قسم! تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔ (مسلم)

Defending the Honour of The Holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم



After the blasphemous internet film attacking the character of The Holy Prophet (may peace be upon him) in the light of Huzoor Aqdas ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Friday sermons of 21st & 28th of September 2012, Majlis Ansarullah UK devised an urgent plan to present the true and beautiful character of the Holy Prophet (may peace be upon him) to the conscientious people of United Kingdom.

13,000 copies of the book 'Life of Mohammad' by Hadhrat Mirza Bashiruddin Mahmud Ahmad, Khalifatul Masih II were procured. A comprehensive and effective campaign was launched by Majlis Ansarullah through Zoama-e-Aala, Regional Nazmeen and Zoama to enlighten Ansaar to take part in this noble task of defending the honour of The Holy Prophet (may peace be upon him).

Ansaar brothers made wholehearted efforts to take part in this noble task and bought the book 'Life of Mohammad' and gifted it to Non-Muslim School teachers, Councillors, doctors and friends. By the Grace of Allah until now 10,189 books have been distributed to Non-Muslims.

A website muslims4peace.org.uk was also launched from which the book 'Life of Mohammad' could be downloaded. Until now 489 books have been downloaded from this site. May Allah bless the efforts and reward all Ansaar who participated in this blessed endeavour and enable all to follow the instructions of Hadhrat Khalifatul Masih V.

www.muslims4peace.org.uk

تبلیغی مساعی

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہفتہ وار تبلیغی پروگراموں کے علاوہ مجلس انصاراللہ برطانیہ کی طرف سے مجالس کی سطح پر تبلیغی نشستوں کے انعقاد بھی کئے گئے۔ جن میں قرآن کریم کی تعلیمات پر مبنی پوسٹرز آویزاں کئے گئے اور قرآن کریم کے مختلف تراجم والے نسخہ جات کی نمائش بھی لگائی گئی۔ علماء کرام نے حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ کے اسوہ حسنہ اور انسانی حقوق کے حوالہ سے مختلف پہلوؤں کو اپنی تقاریر میں بیان کیا۔ اور آنے والے مہمانوں کے ساتھ سوال وجواب کی محافل کا انعقاد بھی کیا گیا۔ ان پروگراموں میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی اور غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

تبلیغی پروگراموں کی ریجن وار رپورٹس پیشِ خدمت ہے۔





Bait-un Noor Region

مجلس **Clapham** کو مورخہ 3نومبر 2012 اپنے متعلقہ تبلیغی گاؤں EYNSFORD میں قرآن نمائش لگانے اور مجلسِ سوال وجواب منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام میں 18 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ مقامی کونسلر Mrs Robinson بھی تشریف لائیں اور پروگرام کو بہت سراہا۔ ایک ڈسٹرکٹ کونسلر Phillip Mc Garvey بھی تشریف لائے۔۔ 7 مہمانوں کو کتاب " لائف آف محمد ﷺ" بھی دی گئیں۔

مرکز سے مکرم ڈاکٹر منصور ساقی صاحب قائد تربیت نے جماعت کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد مکرم راجہ برہان احمد صاحب نے آنحضرت ﷺ کی سیرت پر تقریر کی اور مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ زعیم اعلیٰ بیت النور مکرم رانا عبدالطیف صاحب بھی شامل ہوئے۔ زعیم مجلس مکرم نعیم احمد صاحب نے انصار بھائیوں کے ساتھ مل کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے بڑی محنت سے کام کیا۔







Tabligh News Letter preparation team

Shakil Ahmad Butt	Qaid Tabligh
M Mahmood Khan	Naib Qaid Tabligh
Munir Ahmed Raja	Naib Qaid Tabligh

مجلس **Earlsfield** کے زیر انتظام 3 نومبر 2012 کمیونٹی ہال میں قرآنِ کریم کی نمائش لگائی گئی۔ جس میں پوسٹرز بھی لگائے گئے تھے اور مختلف کتب اور مختلف زبانوں میں قرآن کے تراجم بھی رکھے گئے تھے۔ اس پروگرام میں 25 غیر از جماعت مہمان تشریف لائے۔ مرکز سے مکرم چوہدری رفیق جاوید صاحب نائب صدر شامل ہوئے، جنہوں نے جماعت کا تعارف کروایا اور بعد میں مہمانوں کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ زعیم مجلس مکرم محمد احمد طاہر صاحب نے اس نمائش کو کامیاب بنانے کے لئے انصار کے ساتھ مل کر بڑی جانفشانی سے کام کیا۔









مجلس **Tooting Bec** کے زیر انتظام مورخہ 10 نومبر 2012 قرآن کریم نمائش میں پوسٹرز آویزاں کئے گئے۔ اس پروگرام میں 9 غیر از جماعت مہمان تشریف لائے۔ مرکز سے مکرم قائد صاحب تربیت شامل ہوئے اور جماعت کا تعارف پیش کیا اور آنحضرت ﷺ کی سیرت کے چند پہلو بیان کئے۔ مکرم چوہدری رفیق جاوید صاحب نائب صدر نے مہمانوں کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ زعیم مجلس مکرم محمد ابراہیم عابد صاحب نے بڑی محنت کر کے قریبی گھروں میں پروگرام سے متعلق دعوت نامے تقسیم کئے۔



مجلس **Tooting** کے زیر انتظام مورخہ 24 نومبر 2012 قرآنِ کریم کی نمائش لگائی گئی۔ جس میں پوسٹرز بھی لگائے گئے اور مختلف کتب اور مختلف زبانوں میں قرآن کے تراجم بھی رکھے گئے۔ اس پروگرام میں 14 غیر از جماعت مہمان تشریف لائے۔ مرکز سے مکرم شیخ رفیق طاہر صاحب معاون صدر شامل ہوئے، جنہوں نے جماعت کا تعارف پیش کیا۔ مکرم مبارک چیمہ صاحب محترمی البشیر احمد خان رفیق صاحب کو لے کر شامل ہوئے، جنہوں نے مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔





مجلس **Balham** کو مورخہ 17 نومبر 2012 قرآن نمائش لگانے اور مجلس سوال وجواب منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام میں مختلف اقوام کے 14 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی جن میں چین، سپینش، رومانیہ اور ہندو شامل ہیں۔ مرکز سے مکرم چوہدری رفیق جاوید صاحب نائب صدر شامل ہوئے جنہوں نے جماعت کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب نے آنحضرت ﷺ کی سیرت پر تقریر کی اور مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ مکرم نصیر عابد صاحب نے ایک کمیٹی بنا کر پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے بڑی محنت سے کام کیا۔ خصوصاً پڑوسیوں کو شامل کرنے کی کوشش کی گئی۔



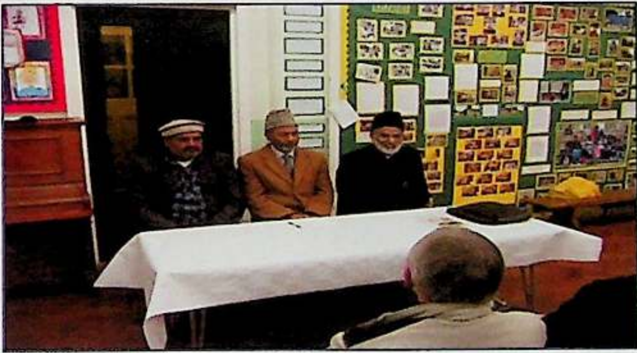






مجلس **Upper Mitcham** کو مورخہ 24 نومبر 2012 قرآن کریم نمائش لگانے اور مجلس سوال وجواب منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام میں 16 غیر از جماعت مہمان تشریف لائے۔ مرکز سے مکرم چوہدری رفیق جاوید صاحب نائب صدر شامل ہوئے۔ محترم نسیم باجوہ صاحب نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے چند پہلوؤں کو بیان کیا اور مہمانوں کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ زعیم صاحب مجلس نے بڑی محنت کر کے قریبی گھروں میں پروگرام سے متعلق دعوت نامے تقسیم کئے۔





مجلس **Mitcham** کو مورخہ 25 نومبر 2012 جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی، جس میں قرآن کریم اور جماعتی کُتب کی نمائش لگائی گئی۔ اس پروگرام میں 66 غیر از جماعت مہمان تشریف لائے جنہیں کُتب تحفتاً دی گئیں۔ مرکز سے ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب قائمقام صدر مجلس اور مکرم منصور کاہلوں صاحب نائب صدر اول اور مکرم شکیل احمد بٹ صاحب قائد تبلیغ شامل ہوئے۔ محترم مرزا نصیر احمد صاحب نے جماعت کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ مکرم راجہ برہان احمد صاحب نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے چند پہلوؤں کو بیان کیا اور مہمانوں کے سوالوں کے جوابات دونوں علماء کرام نے دیئے۔ مکرم حافظ برہان صاحب زعیم مجلس نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے ایک کمیٹی بنائی اور انصار کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو پروگرام کے دعوت نامے تقسیم کئے۔ مکرم ناظم رسول بٹ صاحب صدر جماعت Mitcham نے بڑی محنت کر کے لائبیریا کے سفیر کو دعوت دی جنہوں نے جماعت کے کاموں کو سراہا۔

Midlands Region

مجلس **Leicester** کو مورخہ 4 نومبر 2012 کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ بک سٹال اور نمائش قرآن کریم بھی لگائی گئی۔ ویڈیو کے ذریعہ بھی جماعت کا تعارف پیش کیا گیا۔ آنحضرت ﷺ کے اعلیٰ اخلاق پر مکرم حبیب الرحمن صاحب نے تقریر کی۔ مولانا غلام احمد خادم صاحب نے اور مکرم سلیم احمد صاحب نے بھی حضور ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں مہمانوں نے سوالات کئے۔ جس میں قرآن، جہاد، اور اسلام کے متعلق سوالات تھے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔ اس پروگرام میں 44 غیر از مہمان شامل ہوئے۔ جن میں ایک ایم پی اے، ڈاکٹرز، پولیس مین وغیرہ تھے۔ بعض مہمانوں نے اپنے تائثرات بھی ایک رجسٹر پر لکھے۔

















London Region

مجلس Raynes Park کو مورخہ 3 نومبر 2012 کو ایک مقامی ہال میں قرآن کریم نمائش کا انتظام کیا۔ جس میں پوسٹرز بھی لگائے گئے اور مختلف کتب اور مختلف زبانوں میں قرآن کے تراجم بھی رکھے گئے۔ اس پروگرام میں 15 غیر از جماعت مہمان تشریف لائے۔ مکرم محترم نسیم باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے جماعت کا تعارف کروایا اور بعد ازاں مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔

Region North-West

مجلس Manchester-South کو مورخہ 8 اکتوبر 2012 ایک تبلیغی نشست منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں جماعتی کُتب کی نمائش بھی لگائی گئی اور قرآن کریم سے متعلقہ پوسٹرز آویزاں کئے گئے۔ جس سے شامل ہونے والوں کو اسلامی تعلیمات سے متعلق آگاہی دینے میں بہت مدد ملی۔ اس پروگرام میں 65 غیر از جماعت افراد شامل ہوئے۔

مجلس Liverpool کو مورخہ 27 ستمبر 2012 کو ایک تبلیغی نشست منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم زعیم صاحب مجلس نے ذاتی کوشش کر کے کچھ پولیس افسران اور پولش افراد کو دعوت دی ہوئی تھی۔ انگریزی اور پولش زبان میں مہمانوں کے لئے ان کی زبان میں قرآن کریم کے تراجم بھی رکھے ہوئے تھے۔ اس پروگرام میں 21 غیر از جماعت افراد شامل ہوئے۔ زعیم مجلس مکرم افتخار الحق خان صاحب نے جماعت کا تعارف پیش کیا۔ اور لوگوں کو ان کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔



Middlesex Region

مجلس Slough کو مورخہ یکم دسمبر 2012 بہت خوبصورت انداز میں قرآن نمائش لگانے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام میں 25 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ مرکز سے ممبران قیادت تبلیغ مکرم ڈاکٹر حامد اللہ صاحب اور مکرم رانا عرفان شہزاد صاحب شامل ہوئے۔ جنہوں نے آنے والے مہمانوں کو جماعت کا تعارف کروایا اور نمائش میں لگائے گئے پوسٹرز کی روشنی میں اسلامی تعلیمات کے متعلق وضاحت کی۔ ریجنل ناظم مکرم رانا محمد عامر صاحب اور زعیم مجلس مکرم حیدر صاحب اور ریجنل عاملہ ممبران نے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے بڑی محنت سے کام کیا۔

Majlis Luton - Region Herts

زعیم مجلس مکرم قیصر داؤد صاحب نے میئر اور ڈپٹی میئر آف لٹن سے ملاقات کر کے کُتب لائف آف محمد ﷺ تحفہ پیش کیں اور جماعت کا تعارف کروایا اور حضور اقدس کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی سیرت کو لوگوں تک امن کے ساتھ پیش کرنے کا ذکر کیا۔









South Region

مجلس **Bexley+Lewshem** کو مورخہ 17نومبر 2012 قرآن نمائش لگانے اور مجلس سوال وجواب منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جو کہ عید پارٹی کے نام سے کی گئی۔ اس پروگرام میں 100 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ مرکز سے مکرم شیخ رفیق طاہر صاحب معاون صدر شامل ہوئے جنہوں نے جماعت کا تعارف کروایا۔ ریجنل ناظم مکرم اظہر محمود صاحب اور ان کی ریجنل عاملہ ممبران نے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے بڑی محنت سے کام کیا۔

مجلس **Bromley&Lewshem** کو مورخہ 25نومبر 2012 قرآن نمائش لگانے اور مجلس سوال وجواب منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام میں 3 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ مرکز سے مکرم شیخ رفیق طاہر صاحب معاون صدر شامل ہوئے ۔ محترم نسیم باجوہ صاحب نے جماعت کا تعارف پیش کیا اور آنحضرت ﷺ کی سیرت کے چند پہلوؤں کو بیان کیا۔ اس پروگرام میں مہمانوں کی تعداد تو بہت کم رہی مگر انہوں نے بہت دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے سوالات کئے۔







Islamabad Region

مجلس **Woking** کو مورخہ 18نومبر 2012 قرآن نمائش لگانے اور مجلس سوال وجواب منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام میں 25 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ مرکز سے مکرم مبارک احمد چیمہ صاحب اور محترمی بشیر احمد خان رفیق صاحب شامل ہوئے، جنہوں نے بعد میں مہمانوں کے سوالوں کے جواب دیئے۔ مکرم حافظ مشہود صاحب نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے چند پہلوؤں کو بیان کیا۔ زعیم مجلس Woking مکرم محمد مبارک صاحب نے انصار بھائیوں کے ساتھ مل کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے بڑی محنت سے کام کیا۔

مجلس **Islamabad** کو مورخہ 25نومبر 2012 قرآن نمائش لگانے اور مجلس سوال وجواب منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام میں 11 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ اس پروگرام میں مولانا منیر الدین شمس صاحب اور مکرم عبد الغنی جہانگیر خان صاحب شامل ہوئے جنہوں نے جماعت کا تعارف کروایا اور آنحضرت ﷺ کی سیرت پر تقریر کی اور مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ زعیم مجلس مکرم محمد احمد نعیم صاحب نے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے قریبی سکول کے ساتھ مل کر پروگرام منایا۔

North East Region

مجلس **Hartlepool** کو مورخہ 8 نومبر 2012 قرآن کریم کی نمائش کا اہتمام کرنے کی توفیق ملی جو کہ **Middleborough** لائبریری میں منعقد کی گئی۔ ریجنل ناظم مکرم رشید امینی صاحب اور مکرم مولانا طاہر سلبی صاحب اور ریجنل امیر صاحب شامل ہوئے۔ غیر از جماعت مہمانوں نے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا۔





مجلس **Bradford South** کو مورخہ 28 اکتوبر 2012 قرآن کریم کی نمائش کا اہتمام کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں مجلس سوال و جواب بھی منعقد کی گئی۔ اس پروگرام میں 40 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔

مجلس **Sheffield** کو مورخہ 2 دسمبر 2012 قرآن کریم نمائش لگانے اور جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام میں 31 غیر از جماعت مہمان تشریف لائے۔ مرکز کی نمائندگی میں مکرم رشید امینی صاحب ریجنل ناظم صاحب شامل ہوئے۔ پروگرام میں جماعت کا تعارف پیش کیا گیا اور آنحضرت ﷺ کی سیرت کے چند پہلوؤں کو بیان کیا گیا اور مہمانوں کے سوالوں کے جوابات بھی دیئے گئے۔

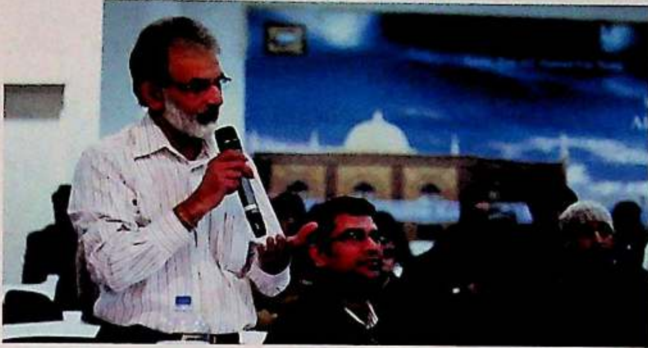
مجلس **Scunthorpe** کو مورخہ 21 نومبر 2012 قرآن کریم نمائش لگانے اور جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام میں 23 غیر از جماعت مہمان تشریف لائے۔ مرکز کی نمائندگی میں مکرم رشید امینی صاحب ریجنل ناظم صاحب شامل ہوئے۔ پروگرام میں جماعت کا تعارف پیش کیا گیا اور آنحضرت ﷺ کی سیرت کے چند پہلوں کو بیان کیا اور مہمانوں کے سوالوں کے جوابات دیئے۔







مسجد المہدی **Bradford** میں مورخہ 24 نومبر 2012 ریجنل سطح پر جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام میں 33 غیر از جماعت مہمان تشریف لائے۔ مرکز کی نمائندگی میں مکرم رشید امینی صاحب ریجنل ناظم صاحب شامل ہوئے۔ مکرم و محترم امام راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے چند پہلوؤں کو بیان کیا اور مہمانوں کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ یہ پروگرام اردو زبان میں منعقد کیا گیا۔ مہمانوں کے علاوہ احباب جماعت و خواتین اور نوجوانوں نے اس سے بہت استفادہ حاصل کیا۔ ٹوٹل 450 افراد نے شرکت کی۔









Name of Majalis & Ansaar who participated in Tabligh activities

November & December 2012

Region	Majlis	Name of Daiyan-e-ilallah
Islamabad	Woking Oxford Islamabad Bournmouth	Mohammed Mubarik, Hamid Ali Shaikh, Hameed Ahmad, Mahmud Ahmad, Assadullah Khan, Ch Arshad Mahmood, Kashif Ahmad, Khurshid Ahmad Syed, Mansoor Ahmad Shah, Abdul Basit Bhatti, Tanveer Ahmad, Tahir Mahmood, Mohammad Azam, Ahmad Omer, Khalid Omer, Bazur Rehman, Dr Munawar Ahmad, Abdul Ghafoor, M Ahmad Naeem, Malik Imtiaz Ahmad.
Middlesex	Hounslow-N, Slough	Mirza Waheed, Amin Ullah Bassit, Muhammad Amar Rana, Mahmood Mubashir, Muzaffar Ahmad, Zakaa Rana, Talha Rana, Hamza Ahmad, Abdul Salam Sokia.
Midlands	Leicester Nottingham Walsall Wolverhampton	Amjad Mehmood, Rafi, Musa, Abdul Momin, Syed Aamir Saikander, Hasan Mohammed, Sulayman Hydra, Naeem Mufti, Raja Mansoor, Ch Habib Ullah, Tahir Ahmed Dar, Naseem Ahmed, Tariq Mehmood, Sajiad Mahmood Khan.
North East	Bradford-N, Bradford-S, Huddersfield-S, Hartlepool Scunthorpe Leeds Newcastle Spen Valley Sheffield	Anas Ahmad,Mansoor Akhter, Nadeem Naseer, Eijaz ul Haq Naeem, Saddique Faisil, Dawood Mustajab khokher, Habib ur Rahman, Tahir Virk, Tahir Selbi Sb, Bilal Atkinson, Syed Hashim, Akbar Ahmed, Rasheed Amini, Ejaz Ahmad.
North West	Manchester-S, Manchester-N, Blackburn Liverpool Preston	Dr Mohammad Ahmad, Khalid Hayat, Mian Nasir, Nadim Khawaja, Jamil Farooki, Ishtiaq Ahmad, Naeem Khan, Muzafar Ahmad, Sajid Arain, Asim Ahmad, Waqas Ahmad, Sami Ahmad, Hafeez Buttar, Shahid Ahmad, Zafar Ahmad, Naseem Ahmad, Mujeeb Ahmad. Dr Mohammad Ahmad, Rana Salim Ahmad, Iftikhar ul Haq Khan, Kamarul Akhtar Khan, Faheem Ahmed, Daud Pir, Rana Tahir, Saleem, Waqar Haidar, Munwar Ahmad Sahi, Waseem Ahmad, Shafique Ahmed, Hafeez Ahmed, Khalid Ahmed ,Malik Ihsan, Abdul Hameed, Tahir Muneer, Ahsan Ahmed, Khawar Ahmed, Nadim Khawaja, Rauf Yosaf, Dr Suhail Sarosh, Ahmed Mustafa, Ch Ifikhar Ahmad, Ch Fazal Husain, Mohammad Movhedi, Ayaad Sheikh, Ibtisam Ahmed, Waqee-ul Haq Khan, Faheem Ahmad, Prof Nawaz Dawod, Dr Samuel Nwogbo, Rana Mansoor, Ehtisham Ahmad, Ahmad Mustafa, Ajaz Ahmad, Imtiaz Zafarullah Jamal.
South	Bromley / Lewisham, Norbury Shirley Thorn-Heath, Purley	Mirza Tanveer Ahmad, Abdul Sami Sohail, Munibur Rehman, Ali Ejaz, Basharat ur Rehman Zirvi, Manzoor Ahmad Shad, Sheikh Aftab, Tariq Majeed, Malik Nasir Ahmad, Khalid Mehmood Bajwa, Mohammad Afzal, Shakeel Ahmad, Mirza Samad, Abid Anwar, Mohammad Ilyas, Mohammad Javeed, Afaq Ahmad, Qazi Abdul Rashid, Nasir Ahmad, Safeer Ahmad, Usman Ahmad, Umair Ahmad, Javeed Ahmad, Javed Ch, Abdul Ghafoor, Shafeeq Ahmad, Nasir Ahmad, Imrana Ahmad, Fakhar Ud Din, Awais Khawaja, Mobushar Khwaja, Sohail Khan, Waseem Ahmad, Abdul Momin, Jawad Butt, Ali Amir, Zahoor, Aftab Ahmad, Ahmad Javeed, Mirza Samad, Shakeel, Nasir Ahmad, Umair Ahmad, Usman, Noor Ahmad, Nazar Khokar, Tahir Farooq, Mobushar Ahmad.
South West	Cardiff Swansea	Munawar Mughal, Muhammed Anwar, Latif Dar, Mubarak Ahmed, Shakeel Ahmed, Asif Basra, Munir Qamar, Naseer Zahir, Naseer Tahir.

Majlis Walsall held Tabligh Tanning Class & Stall





Majlis Wimbledon Park held Tabligh Stall



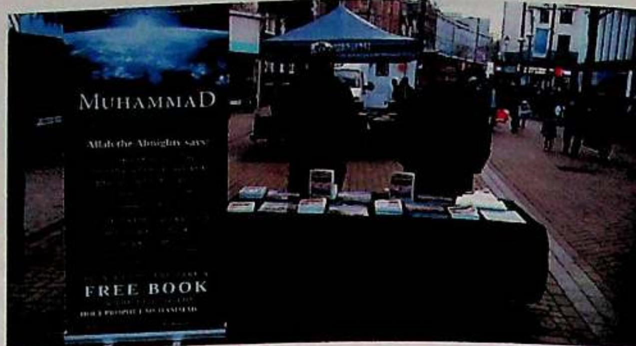
Majlis Norbury held Tabligh Stall



Majlis Putney held a Special Meeting with
Maulana Mubashar Ahmad Kahlon sahib



Majlis Croydon held Tabligh Stall





Region Middlesex held Tabligh Stalls in the Majalis







Majlis
New Malden
held
Walk in Exhibition
in New Malden
Library
on
18/12/2012

Name of Majalis & Ansaar who participated in Tabligh activities

November & December 2012

Region	Majlis	Name of Daiyan-e-ilallah
London	Inner Park Mosque Mosque West Putney Roehampton Raynes Park Wimbledon Wimbledon Park West Hill Wandsworth	Ataul Hayee, Agha Habeebullah, Agha Rizwan Ahsan, Faisal, Ijaz Basheer, Pervez Anjum, Anas Khan, Siddiq Butt, Mahmood Ahmad, Rana Zaheer, Ijaz Ahmad, Hafeez Qadeer, Raja Nazeer, Mohammad Khan, Ataul Hayee Kashif, Naeem Ahmad Raza, Rana Zahoor, Mahmood, A Qadeer, Aziz Tahir, Rasheed Shakir, Tahir Mahmood, Rasheed Ahmad, Mubarak Shahid, Sami Qureshi, Tariq Safder, Syed Zafer Mahmood, Zaferullah, Rafi Naseer, Nasrullah Khan, Imtiaz Ahmad, Masood Khan, Qamar Ahmad, Abdul Basit, Anas Khan, Mirza Zaheer, Anjum Pervez, Naseer Ahmad, Muhammad Ahsan, Liaquat Shamsi, Sh Tariq Mehmood, Shakil Ahmad, Basharat Mumtaz, Nadeem Nasir Ahmad, Shaukat Cheema, Aseer Ahmad, Shafiq Moid Khan, Sheikh Shahid, Abdul Razaq, Rana Abdul Basit, Natasha D/o Naseer Ahmad, Sheikh Azmatullah, Tariq Safdar, Basharat Sarroya, Mashood Gulazar, Zahid Bajwah, Kaleem Ahmad, Shahid Jamil Qureshi, Khalid Mahmood.
Baitul Futuh	Morden Morden-S Lower Morden New Malden Baitul Futuh Cheam Worcester Park Epsom & Ewell Sutton Surbiton	Muhammad Akbar. Muzaffar Ahmad, Nasir Ahmad Qamar Zafar Islam,Tasneem, Arshad Ahmad, Dr Hamiullah, Ayaz Ahmad, Zafar Ahmad Zafri, Khalid Mahmood, Ghulam Server, Munir Tariq, Jamil, Anwar Ali Nasir, Sheikh Saeed, Abdul Quddos, Ayaz Nasir, Dr Moeen, Haroon Babar, Bashir Tahir, Saleem Bhatti, Rashid Mirza, Badar Nasir, Haris Mirza. Mwanje Jamil, Rameez Tahir, Nasir Mahood Khan, Malik Nasir Ahmad, M Mahmood Khan, Mahmood Ahmad Jamil, Mirza Rasheed, Naseer Ahmad, Nadeem Khan, Ibtisam Mirza, Haroon Baba, Raja Munir Ahmad, Ch Kaleem Anjum, Asmar Mansoor, Ammar Almisky, Tanveer Tabassum, Abdul Wahab, Tariq Mahmood, Khalid Mahmood, Shafiq Ahmad, Ghulam Sarwar, Rahat Ahmad, Khalid Mahmood, Malik Nadeem Khan, Mudassar Khan, Maqsood Ahmad, Qamar-uz-Zaman, Habeeb Naseer, Sharif Abro, Mansoor Asif, Ayaz Ahmad Rathor, Mirza Najeeb Ahmad, Aswais Umar, Mirza Muneeb Ahmad, Waheed, Amir Raza Mirza, Ayub Nadeem Khan, Sheikh Saeed, Khawaja Sharif, Muzaffar, Mahmood Ahmad Nasir, Mubarak Niazi, Awais Ahmad, Munir Ahmad, Nadeem Alam, Hadi, Rana Safdar, Haq Nawaz, Abdul Hameed, Mubeen Ahmad Balooch, Tayyub Javaid, Rafiq Arif, Ahsan Manto, Chaudhry Khalid.
Baitun Noor	Clapham Deer Park Balham Mitcham Upper Mitcham Tooting Tooting Bec Colliers Wood Earlsfield Peckham	Abdul Rashid Witol, Sadique Boateng, Sadique Asamoah, Ahmad Yanful, Harun Asamoah, Dr Sani Sikiru, Hussain Atta, Ayub Asamoah, Mubarik Qadiani, Rana Saeed, Salahuddin, Naeem Ahmed, Naseeb Ahmad, Afzal Javaid, Sultan Hafiz, Ch Amin Ahmad, Ahmad Noman, Hafiz Furqan, Nasiruddin Humayoun, M Azam, Mahmood Ahmad, M Ibrahim Abid, Fazal Dogar, Naeem Ahmad, Abdul Hameed, Anis Ahmad, Luqman Hamayon, Ashfaq Ahmad, Basharat Ahmad, Sarfraz Ahmad, Abdul Majid, Abdul Shakoor, Shahid Butt, Arslan Ahmad, M A Tahir, M Riaz, Sadique Quansah, Sadik Mensah, Mamodou Sesay, M Amjad, Sajid Zahid, Mubasher Ahmad, Fahad Khalid,Tariq Mahmood, Malik Nasir, Waseem Ahmad, Jamil Ahmad, M Amjad, Sardar Sultan Ahmad, Habib ur Rahman Ghaori, Maqsood Butt, Khawjah Majid, Ijaz Wraich, Shahid Mahboob, Masood Ali Kabir, Abdul Majid, Amir Salim Sadiqi, Rana Attaullah, M Saeed, Ghulam Ahmad, Rana Shahbaz, Husain Atta, Ahmed Chea, Karimullah Baig, Alhaji Ibrahim Essuman, Dr Mahmood Zafar, Amir Salim, Imran Yusuf, Rana Abdul Razaq, Rana A Latif, Rana Attaullah, Rana Shahbaz, Rehan Ahmad, Farman Ahmad, Sadique Quansah, Nazim Rasool Butt, Tausif Butt, Khalil Ahmad, Amir Khan, Ch M Akram, Ch M Ameen, Naeem A Butt, Azizullah Khan, Abdul Hamid, Najmul Saqib, Malik Nasir Ahmad, Rana Shafqat Ahmad, Sagheer Ahmad, Amir Salim, M Tanveer.
Herts	Luton Watford Stevenage	Amir Qiaser Daud, Arshad Ahmad, Anwarul Haq, Mohammed Azam, Shafeequr Rahman, Mohammed Younas, Abdul Samad, Akram Khan, Nasir Ahmad, Syed Zafar Mahmood, Rashed Kamal.

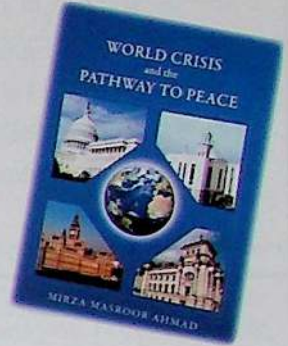
Qiadat Tabligh, Majlis Ansarullah UK

November-December 2012

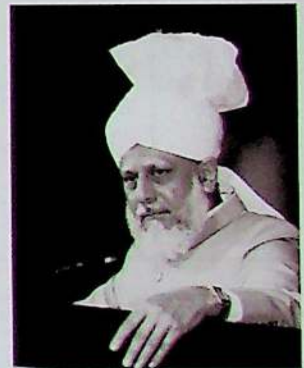
Nabuwat-Fatah 1391

Tabligh News Letter

World Crisis and Pathway to Peace

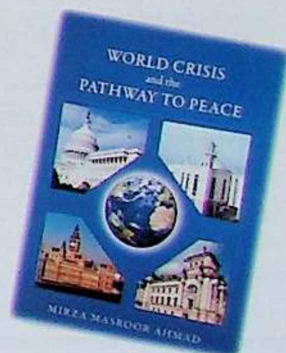


Huzoor Aqdas ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز graciously permitted Majlis Ansarullah, UK, in November 2012, to print the paperback edition of his new book 'World Crisis and Pathway to Peace'. This book is extremely pertinent in regards to the current turbulent world situation and is thought provoking for the avid reader. Despite the short time, an updated version was delivered to Majlis Ansarullah, UK in the middle of December 2012, due to the special efforts by Maulana Munir-Ud-Din Shams, Additional Wakil-ul-Tasnif, and Malik Muzaffar Ahmad, Raqeem Press. With only a week in hand, before the Christmas break, the Tabligh Department implemented a comprehensive program for the distribution of 10,000 copies to Non-Muslim councillors, university and school teachers, doctors, various professionals and other open minded members of the public and neighbours, as a gift on the New Year with a Season's Greeting Card.



With exceptional efforts by all Zoama-e-Aala, Regional Nazmeen, Zoama and Ansaar brothers, this gigantic task was successfully achieved and 9,189 copies were distributed, across the UK, as a gift to Non-Muslims before the New Year. May Allah reward all participants for their immense efforts to successfully accomplish the work.

As a New Year Tabligh effort, 30,000 Season's Greeting cards were also distributed. The website address of Majlis Ansarullah was also printed on the cards and it was visited by 600 people and 479 downloads of electronic version of the "The Life of Muhammad" صلی اللہ علیہ وسلم were made by various visitors.



Huzoor Aqdas ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز has also kindly permitted Majlis Ansarullah, UK to print the updated paperback 3rd edition of 'World Crisis and Pathway to Peace' and utilize it for Tabligh activities. This book is currently in the final stages of preparation and would be used as an effective tool in the field of Tabligh, Insha Allah.

www.muslims4peace.org.uk